REGD No P. 67

رجسٹرڈ نمبر ایل ۶۷۔

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم
نحمدہ و نصلی علیٰ رسولہ الکریم
لقد نصرکم اللہ ببدر و انتم اذلۃ
WEEKLY BADR QADIAN
ہفت روزہ بدر قادیان
جلد ۱۷
شمارہ ۱۷
ایڈیٹر۔ محمد حفیظ بقاپوری
شرح چندہ
سالانہ ۱۰/ روپے
ششماہی ۔ ۵/۵۰ روپے
ممالک غیر ۱۰/۵۰ روپے
فی پرچہ ۲۵ پیسے
۸ رتبلیغ ۱۳۴۷ ہش | ۸ ر ذیقعدہ ۱۳۸۷ ھ | ۸ رفروری ۱۹۶۸ء

اخبار احمدیہ

قادیان ۷ ر فروری سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے متعلق اخبار الفضل میں شائع شدہ مورخہ یکم ر فروری کی اطلاع مظہر ہے کہ حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ کی طبیعت اللہ تعالیٰ کے فضل سے اچھی ہے۔ الحمد للہ۔

قادیان ۷ رفروری محترم صاحبزادہ مرزا وسیم احمد صاحب سلمہ اللہ تعالیٰ مع اہل و عیال بفضلہ تعالیٰ خیریت سے ہیں۔

● — مورخہ ۷ رفروری سے تعلیم القرآن کلاسیں رمضان شریف اور جلسہ کی تعطیلات کے بعد پھر جاری ہو گئیں۔

قادیان ۔ ۷ رفروری گذشتہ ہفتہ زیر اشاعت قادیان کا موسم دن کے وقت دھوپ نکلتی رہی مگر رات کو سخت سردی ہو جاتی رہی ۔ آج رات یکایک مطلع ابر آلود ہو گیا اور زور کی بارش ہوئی مگر صبح مطلع جزوی طور پر ابر آلود رہنے کے باوجود دھوپ نکلی اور موسم خوشگوار رہا ۔

تقریر جلسہ سالانہ قادیان

اسلامی تعلیم اس زمانہ میں نہ صرف قابلِ عمل بلکہ نہایت ضروری ہے

از مکرم مولوی بشیر احمد صاحب فاضل انچارج مبلغ سلسلہ عالیہ احمدیہ

(۱)

احباب کرام ! مجھے اس وقت " اسلامی تعلیم اس زمانہ میں نہ صرف قابلِ عمل بلکہ نہایت ضروری ہے " کے موضوع پر اپنے خیالات کا اظہار کرنا ہے ۔

بحمد للہ سائنس کی حیرت انگیز ترقی اور محیر العقول ایجادات کی وجہ سے دنیا جلد جلد ایک ہو رہی ہے اب ہم اس دنیا میں ایک دوسرے سے قریب رہ رہے ہیں۔ اسلئے حقیقی اخوت سے رہتے ہوئے اپنے ملکی سیاسی ۔ اقتصادی ۔ تمدنی اور معاشرتی مسائل کو مل جل کر حل کرنا ہو گا ۔ مذہب کو اگر انسان کی موجودہ ضروریات کو پورا کرنا ہو گا تو اُسے رنگوں، قبیلوں، نسلوں اور تمدنوں کی حدود سے بالا ہو کر تمام بنی نوع انسان کو مدنظر رکھتے ہوئے عالمگیر حیثیت میں ہونا ہو گا بحیثیت میں ہونا ہو گا۔ بحیثیت مسلمان میں اس بات پر فخر کرتا ہوں کہ واقعاتی حیثیت کے لحاظ سے اسلام ایک ایسا عالمگیر مذہب ہے جو زندگی کے ہر شعبہ میں نسل انسانی کی صحیح رہنمائی کر رہا ہے۔ اللہ تعالیٰ نے بانیٔ اسلام حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کو مخاطب کرتے ہوئے فرمایا۔

قل یا ایھا الناس انی رسول اللہ الیکم جمیعا ۔ وما ارسلناک الا رحمۃ للعالمین ۔

کہ اعلان کر دیجئے کہ اے لوگو میں تم سب کی طرف خدا کا رسول ہو کر آیا ہوں ۔ اور بتا دیجئے کہ ہم نے آپ کو تمام جہانوں کے لئے باعثِ رحمت بنا کر بھیجا ہے ۔ آپ رنگ و نسل ۔ ملکوں اور زبانوں سے بالاتر ہو کر تمام نسل انسانی کے لئے رسول اور رحمت ہیں۔ چنانچہ اس ارشاد خداوندی کی تشریح کرتے ہوئے خود آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:۔

" کان النبی یبعث الی قومہ خاصۃ وبعثت الی الناس عامۃ "

کہ مجھ سے پہلے ہر نبی اپنی اپنی قوم کی طرف مبعوث ہوتا تھا ۔ مگر میری بعثت عام ہے ۔ اور میرا دائرہ کل سب دُنیا ہے ۔ اور میرا پیغام ساری نسل انسانی کے لئے ہے ۔

آپ پر جو شرعی کتاب بصورت قرآن مجید نازل ہوئی ۔ اُس کے متعلق بھی اللہ تعالیٰ نے فرمایا:۔

(۱) تبارک الذی نزل الفرقان علیٰ عبدہ لیکون للعالمین نذیرا ۔ (الفرقان)

(ب) ان ھو الا ذکر للعالمین ۔

کہ خدا بہت برکت والا ہے جس نے اپنے بندے حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم پر اس قرآن کو نازل کیا ہے تاکہ سب جہانوں کو ڈرانے والا ہو ۔ اور یہ خدا کا ذکر اور نصیحت سب دُنیا کے لئے ہے ۔

پھر اس کلام پاک کے بارہ میں فرمایا:۔

(ا) الیوم اکملت لکم دینکم و اتممت علیکم نعمتی و رضیت لکم الاسلام دینا (المائدہ)

(ب) ونزلنا علیک الکتٰب تبیانا لکل شیء وھدی و رحمۃ و بشریٰ للمسلمین (النحل ع ۱۲)

کہ قرآن مجید کی تعلیمات ہر پہلو سے مکمل اور جامع ہیں۔ اس کی تعلیمات نہ صرف روحانی و اخلاقی امور میں ہمارے لئے مشعل راہ ہیں۔ بلکہ سیاسی اقتصادی تمدنی ۔ اور معاشرتی دُنیا میں بھی زندگی کے ہر شعبہ میں ہماری اصولی رہنمائی کرتی ہیں ۔

جس طرح اس میں اللہ تعالیٰ کے حقوق کو پوری تفصیل سے اور مدلل رنگ میں بیان کیا گیا ہے ۔ اسی طرح حقوق العباد کو بھی کامل جامعیت اور فطرتی اصولوں کے مطابق پوری وضاحت سے بتلایا گیا ہے ۔ پھر اس قرآن کو ایسی دستاویز شریعت قرار دیا گیا ہے جس کی مثل انسان نہیں بنا سکتے ۔ اسے جامع اور اعلیٰ دستور زندگی قرار دیا گیا ہے ۔ اور اس کی تعلیمات کو " فیھا کتب قیمۃ " فرما کر ہمیشہ دائمی اور ناقابل تنسیخ قرار دیا گیا ہے ۔

حضرات : انسان جب قانون بناتے ہیں ۔ تو ان میں اپنے خیالات اور فوائد کو مقدم رکھتے ہیں۔ مرد قانون بناتے ہیں ۔ تو عورتوں کو شکایت ہوتی ہے ۔ اور عورتیں قانون بناتی ہیں ۔ تو مرد نالاں ہوتے ہیں سرمایہ دار اگر قواعد مرتب کریں ۔ تو مزدوروں کی حق تلفی ہوتی ہے ۔ اور اقتدار اگر مزدوروں کو مل جائے ۔ تو وہ سرمایہ داروں کو کچل کر رکھ دیتے ہیں ۔ ملکی ۔ نسلی ۔ تمدنی ۔ رنگ و نسل کے اختلافات کے نتیجہ میں مظالم کا ایک لامتناہی سلسلہ جاری ہے ۔ اس لئے خالص اور مبنی بر انصاف وہی قانون ہو سکتا ہے ۔ جو خدائے رب العالمین نے فطرت انسانی بنائے ۔

پھر انسان کا علم اور تحقیق بہرحال ایک حد تک جا کر ختم ہو جاتی ہے ۔ اس کم علمی کا اثر اُس کے تجویز کردہ قانون پر بھی پڑتا ہے اُن کی مضرتیں ظاہر ہوتی ہیں ۔ اور آئے دن اُن کو بدلنا پڑتا ہے ۔ پس جامع اور عالمگیر قانون علیم کل ہستی کی طرف سے ہی ہو سکتا ہے ۔ قرآن مجید نے پوری تفصیل سے حقوق العباد کا بھی فیصلہ فرما دیا ہے ۔ ماں باپ کے حقوق ۔ میاں بیوی کے حقوق ۔ ہمسایہ ۔ اہلِ شہر اور اہلِ ملک کے حقوق ۔ افسر ان اور بالادست ہوں کے حقوق ۔ ماتحتوں کے حقوق ۔ رفقاء عمل کے حقوق ۔ دوستوں کے حقوق دشمنوں کے حقوق ۔ جانوروں کے حقوق نباتات ۔ زمین اور مکانات کے حقوق مساجد اور معابد سے تعلق رکھنے والوں کے حقوق ۔ انسانوں کے انفرادی حقوق ۔ اُن کے اجتماعی حقوق ۔ غرض حقوق العباد کی اسلام اور قرآن مجید میں نہایت واضح اور دلکش تفصیل ہے ۔ اور ایک کو اس کا صحیح مقام دیا گیا ہے ۔ اسلام نے پہلے مذہبی اور غیر مذہبی دُنیا میں جو انفرادی و تعلیم

(باقی صفحہ ۸ پر)

ملک صلاح الدین ایم اے پرنٹر و پبلشر نے رام آرٹ پریس امرتسر میں چھپوا کر دفتر اخبار بدر قادیان سے شائع کیا ۔
پروپرائیٹر صدر انجمن احمدیہ قادیان

ہفت روزہ بدر قادیان ——— مورخہ ۸ر فروری ۱۹۶۸ء

جشن نزول قرآن سے متعلق ایک سوال

(اور)

اس کا جواب

اپنی گوناگوں برکات کے لحاظ سے ہر ماہِ رمضان ہی گویا قرآن کریم کی سالگرہ کا رنگ رکھتا ہے۔ اور دنیا کے چپے چپے پر اس مبارک مہینہ میں قرآن کریم کی تلاوت اور اس کے ساتھ شغف نمایاں صورت اختیار کر لیتا ہے۔ چنانچہ رمضان شریف کی ہزاروں ہزار برکات میں سے ایک بڑی اور عظیم القدر برکت یہی ہے کہ اس ماہ مبارک کے آتے ہی قرآن کریم کی طرف مومنوں کی رغبت اور توجہ منعطف ہو جاتی ہے۔ مگر اس سال جو خاص اہتمام کے ساتھ نزول القرآن کا ۱۴ سو سالہ جشن منایا گیا۔ اس سلسلہ میں لاہور کے ہفت روزہ "شہاب" نے بعض ذہنوں میں پیدا ہونے والے ایک استفسار کی نشان دہی کرتے ہوئے لکھا:-

"دوسرا سوال جو بعض اذہان میں پیدا ہو سکتا ہے۔ یہ ہے کہ ۱۴ سوویں سالگرہ کو بطور خاص کیوں منایا جائے اور اس سال یہ اہتمام بالخصوص کیوں کیا جائے؟"

معاصر نے اس اہم سوال کی نسبت صرف اسی قدر لکھا ہے کہ

"اس حسین اور خوبصورت خیال کو پیش کرنے والوں کے ذہن میں کیا تھا، یہ ہم نہیں جانتے ہیں اس کے متعلق بھی کچھ زیادہ معلومات نہیں ہیں کہ ۱۴ سوویں سالگرہ کو بطور جشن منانے کا خیال کیوں آیا؟ اور کن وجوہ کی بناء پر پیدا ہوا؟ ہم اس کے متعلق اپنے خیالات پیش کرنا چاہیں گے اسے ہماری ذاتی رائے سمجھ لیجئے جس کی بناء پر ہم اس جشن کو صرف مستحسن ہی نہیں، اہم اور نتیجہ خیز سمجھتے ہیں۔"

آگے چل کر معاصر نے منائے جا رہے جشن کی اہمیت واضح کرتے ہوئے اُسے نتیجہ خیز بنانے کے متعلق فکر انگیز خیال کا اظہار فرمایا ہے۔

اگرچہ اُٹھائے گئے زیر نظر سوال کے پیش کردہ اہم پہلوؤں پر روشنی ڈالنے کے سلسلہ میں معاصر نے قصور علم یا معلومات کی کوتاہ دامنی کا اظہار فرمایا۔ لیکن یہ بات تو واضح اور عیاں ہے کہ اس خاص قسم کے جشن کے لئے ۱۴ سوویں سالگرہ کو ہی مخصوص کیا گیا اور خاص طور پر اسی سال سے اہتمام ہوا یعنی یہ بات بھی خاص طور پر قابل غور ہے کہ اس طرف نہ صرف کسی ایک خطہ کے مسلمانوں کو توجہ ہوئی بلکہ عالم اسلام کا معتد بہ حصہ کی آراء ایسے وقت میں آکر متفق ہوئیں جبکہ قرآن کریم کے نزول پر ۱۴ سو سال پورے ہوئے۔ غور کا مقام ہے کہ عالم اسلام کا ایسا اتفاق آخر اس وقت کیوں نہ ہوا جب تیرہ سو سال پورے ہوئے تھے یا ایک ہزار سال کا زمانہ گزرا تھا۔ کیونکہ سالگرہ اور دہنی کے اعداد بھی تو بعض پہلوؤں سے خاص اہمیت کے حامل جانے جاتے ہیں۔ مگر تاریخ ملت اس بات پر شاہد ہے کہ کسی اور موقعہ پر اس طرح کا اتفاق نہیں ہوا جو اب کے سال عالم اسلام نے دکھایا۔ دنیا کے مشرق و مغرب میں بسنے والے مختلف مکاتب فکر کے مسلم اہل علم حضرات کا صرف اسی زمانہ میں ایک بات پر اتفاق کر لینا خالی از اہمیت نہیں۔

کیا یہ مناسب نہ ہوگا کہ اسلامی لٹریچر سے اس بات کی اصلیت تلاش کی جائے۔ اور صحیح نتیجہ تک پہنچنے کے لئے قرآن کریم اور احادیث نبویہ سے بھی مدد لی جائے۔ کیونکہ ناممکن ہے کہ خدا تعالیٰ کی پاک کتاب اور ہادی کامل صلے اللہ علیہ وسلم کے زندگی بخش کلمات طیبات میں اس اہم مسئلہ پر روشنی نہ ڈالی گئی ہو۔ بصورت دیگر یہ عجیب سی بات معلوم ہوتی ہے۔ کہ ایک وقت میں دنیا کے طول و عرض میں بسنے والے مسلم عوام و خواص کے اذہان ایک اہم بات کی طرف منتقل تو ہوں مگر اہم موقعہ پر امت مرحومہ کے لئے مشعل راہ کا کام دینے والی اتم و اکمل کتاب اور جامع و کامل منصب نبوت یہاں آکر قطعی خاموش ہوں۔ ایسا خیال قطعی طور پر غلط اور ناقابل یقین بات ہے۔

سچی اور حقیقت پر مبنی بات یہی ہے کہ رشد و ہدایت کے ان دونوں سرچشموں میں بہت عمدگی اور نہایت درجہ جامعیت کے ساتھ مفصل راہنمائی موجود ہے۔ اور یہی وہ اہم امر ہے جس کی طرف اس وقت ہم اپنے قارئین کرام کی توجہ خصوصی طور پر مبذول کرانا چاہتے ہیں۔ اور دل سے اس بات کی تمنا رکھتے ہیں کہ ہر سچا مسلمان اس پر ضرور غور کرے کیونکہ نزول قرآن کے اس جشن کا صحیح تقاضا اور ہر شخص کی اپنی عاقبت کی درستی کا معاملہ اسی سے وابستہ ہے۔

سب سے پہلے ہم قرآن پاک کو لیتے ہیں خود قرآن کریم میں آتا ہے کہ "قال الرسول یٰرب ان قومی اتخذوا ھٰذا القرآن مھجورا" (فرقان آیت ۳۱) اس سے معلوم ہوتا ہے کہ امت محمدیہ پر ایک وقت ایسا بھی آنے والا ہے جب رسول اللہؐ کی طرف منسوب ہونے والے اور زبانی طور پر آپؐ کا امتی ہونے کا دم بھرنے والے علم و عرفان کے چشمہ "قرآن" سے روگردانی کر چکے ہوں گے۔ اور رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کی روح بارگاہِ رب العزت میں فریاد کر رہی ہوگی کہ میرے پروردگار! میری اپنی قوم نے اس قرآن پاک کو پیٹھ پیچھے ڈال دیا ہے!!

اسی طرح احادیث نبویہ میں کافی تفصیل کے ساتھ امت محمدیہ کے بگڑ جانے اور قرآن کریم سے منہ موڑ لینے کی واضح پیشگوئیاں مروی ہیں۔ جیسا کہ

"یاتی علی الناس زمان لا یبقی من الاسلام الا اسمہ ولا یبقی من القرآن الا رسمہ"

(مشکوٰۃ)

یعنی ایک زمانہ ایسا آئے گا جب محض نام کا اسلام رہ جائے گا اور قرآن کریم کے صرف لفظ باقی رہ جائیں گے مسلمانوں سے روحانیت غائب ہو جائے گی۔

مگر اس پُرآشوب زمانہ کے بعد امت کے روشن مستقبل کی بھی خبر دی گئی ہے چنانچہ مروی ہے کہ سورۃ جمعہ کی آیت "و اٰخرین منھم لما یلحقوا بھم" جب نازل ہوئی تو آخرین منہم کے بارہ میں صحابہ کے دریافت کرنے پر کہ یہ کون لوگ ہوں گے۔ آپؐ نے سلمان فارسی پر ہاتھ رکھ کر فرمایا:-

"لو کان الایمان بالثریا لنالہ رجال او رجل من ھؤلاء" (بخاری)

مسلمانوں کی قرآن کریم سے غفلت اور لاپرواہی بلکہ لاتعلقی کا جس قدر مظاہرہ اس زمانہ میں ہوا ہے پہلی کا زمانہ اُس کی نظیر نہیں رکھتا۔ پھر یہی وہ زمانہ ہے۔ جبکہ آسمان پر گیا ہوا علم قرآنی زمین پر لایا جانا مقدر تھا۔ اور ایک دُنیا جانتی ہے کہ مقدس بانی سلسلہ احمدیہ کے ذریعہ دُنیا نے قرآن کریم کو ایک زندہ اور کھُلی کتاب کی طرح دیکھا۔ اور اس کی عظمت ان پر ظاہر ہوئی۔ مصنفؑ کی معرکۃ الآراء تصنیف براہین احمدیہ اس سلسلہ میں آفتاب آمد دلیل آفتاب ہے۔ جس پر مولوی محمد حسین صاحب بٹالوی نے شاندار ریویو لکھا پھر جماعت احمدیہ ساری دُنیا میں جس طور پر قرآن کریم کی خدمت کر رہی ہے اور اس کے علوم کی ترویج میں حصہ لے رہی ہے وہ سب پر عیاں ہے۔

پس نزول القرآن کے ۱۴ سو سالہ جشن کا جو خیال اس وقت اسلامی دنیا کے ذہنوں میں پیدا ہوا درحقیقت یہ اُس آسمانی ہوا کا لازمی نتیجہ تھا۔ جو ایک زمانہ پہلے آسمان پر زمین کے مالک نے اپنی حکمت کے ماتحت آسمان سے چلائی تھی۔ اگرچہ نقطۂ آغاز کے وقت اُس کی حالت ابتدائی راتوں کے چاند کی سی تھی جسے صرف تیز نگاہیں ہی دیکھ سکتی ہیں۔ جیسا کہ موجود ہی کسی لطیف چیز کا ادراک کر پاتے ہیں مگر جوں جوں زمانہ آگے بڑھتا گیا طبائع میں اس کی طرف میلان بھی پیدا ہونے لگا۔ حتیٰ کہ اب کے سال غیر شعوری طور پر اسلامی دُنیا نے ظاہری رنگ میں جشن منا کر حضرت مخبر صادق صلے اللہ علیہ وسلم کی بات کی تصدیق کر دی کہ فارسی النسل جوانمردوں کے ذریعہ آسمان سے زمین پر قرآنی علوم کے لائے جانے کا وقت یہی ہے۔ اور انہی کی برگزیدہ جماعت کے ذریعہ قرآن کریم کی حقیقی عظمت دنیا میں قائم کی جائے گی۔ اس لئے مبارک ہیں وہ جو آسمانی اشارے کو سمجھتے ہیں اور اس کے مطابق اپنے دلوں میں تبدیلی پیدا کرتے ہیں!!

زکوٰۃ

کا فریضہ بڑا ہی اہم فریضہ ہے۔ اس کا ادا کرنا نہایت ضروری بلکہ فرض ہے۔ اس کا ادا نہ کرنا قابل مواخذہ ہے۔

خطبہ جمعہ

اللہ تعالیٰ کے مقرّب بندوں کو اس دنیا میں بھی ایک جنّت عطا کی جاتی ہے

دُعاؤں، تدابیر، اعمالِ صالحہ اور عاجزی اور تذلّل کے ذریعہ سے اس جنّت کو حاصل کرنے کی کوشش کرو

از حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز۔ فرمودہ ۱۲ جنوری ۱۹۶۸ء بر موقعہ جلسہ سالانہ ربوہ

تشہد، تعوذ اور سورۂ فاتحہ کی تلاوت کے بعد حضور ایدہ اللہ تعالیٰ نے مندرجہ ذیل آیات کی تلاوت فرمائی۔

اِنَّ الْمُتَّقِيْنَ فِيْ جَنّٰتٍ وَّ عُيُوْنٍ ۔ اُدْخُلُوْهَا بِسَلٰمٍ اٰمِنِيْنَ وَنَزَعْنَا مَا فِيْ صُدُوْرِهِمْ مِّنْ غِلٍّ اِخْوَانًا عَلٰى سُرُرٍ مُّتَقٰبِلِيْنَ لَا يَمَسُّهُمْ فِيْهَا نَصَبٌ وَّمَا هُمْ مِّنْهَا بِمُخْرَجِيْنَ نَبِّئْ عِبَادِيْٓ اَنِّيْٓ اَنَا الْغَفُوْرُ الرَّحِيْمُ وَ اَنَّ عَذَابِيْ هُوَ الْعَذَابُ الْاَلِيْمُ۔

پھر فرمایا۔

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے بڑی وضاحت کے ساتھ اپنی کتب میں

اس مسئلہ کو بیان کیا ہے

کہ اللہ تعالیٰ نے اپنے مقرب مومن بندوں کو جنہیں وہ اپنی مغفرت کی چادر کے اندر ڈھانپ لیتا ہے دو جنتوں کے لئے پیدا کیا ہے ایک جنت تو اس دنیا میں ان کے لئے مقدر کی جاتی ہے اور ایک وہ جنت ہے جو اس اخروی زندگی میں انہیں ملے گی۔ جیسا کہ قرآن کریم میں یہ آتا ہے کہ جو شخص اس دنیا میں روحانی طور پر اندھا ہو اور بصیرت اُسے حاصل نہ ہو۔ وہ اخروی زندگی میں بھی اللہ تعالیٰ کو دیکھنے کے قابل نہیں ہوگا اور نہ اس کی رضا کی جنتوں میں داخل کیا جائے گا۔

ان آیات میں جو میں نے ابھی آپ دوستوں کے سامنے تلاوت کی ہیں۔ اللہ تعالیٰ نے ایک وسیع مضمون بیان کیا ہے۔ اس کا ایک حصہ یہ ہے کہ اس دنیا کی جنت جو اس دنیا کی جنت سے بہت مختلف ہے۔ اس میں شک نہیں ایک بہت بڑا فرق تو یہ ہے کہ وہ جنت ایسی ہوگی جس میں سارے جنتی اکٹھے رہتے ہوں گے۔ اور دوزخیوں کا اس جنت میں کوئی دخل نہیں۔ لیکن اس دنیا میں جو جنت ہے۔ اس میں گو افراد مومن اس دنیا کے لحاظ سے اکٹھے رہتے نظر آتے ہیں پس ہر شخص کی اپنی ایک جنت ہے۔ ایک ماحول ہے۔ اس ماحول میں جنتیوں کی سی زندگی ایک احمدی گزارتا ہے۔ یا جنتیوں کی سی زندگی گزارنے کی وہ کوشش کرتا ہے۔

اس جنت کی بہت سی علامات

ان آیات میں بتائی گئی ہیں۔

(۱) ایک تو یہ کہ امن میں اور سلامتی کے ساتھ وہ رہنے والے ہوں گے جس کے ایک معنی یہ ہیں کہ وہ ایک دوسرے لئے کثرت سے سلامتی سے دعائیں کر رہے ہوں گے۔ اس کا ایک ظاہری طریق یہ بھی ہے کہ سنت نبوی کے مطابق۔ اور وہ یہ کہ جب بھی مسلمان مسلمان سے ملے۔ اَلسَّلَامُ عَلَيْكُمْ وَرَحْمَةُ اللهِ وَبَرَكَاتُهٗ بلند آواز سے کہہ کے اس کے لئے سلامتی کی دعا مانگے۔ اس کی بھی عادت ڈالنی چاہیئے۔ اس کے علاوہ بھی اپنی دعاؤں میں سب امت مسلمہ خصوصاً جماعت احمدیہ کے لئے یہ دعائیں مانگتے رہنا چاہیئے کہ اللہ تعالیٰ سلامتی اور امن کی زندگی ہمیں بھی اور ہمارے بھائیوں کو بھی عطا کرے۔

(۲) دوسری علامت یا دوسری بات جس کا اس جنت سے تعلق ہے وہ یہ ہے۔ کہ نَزَعْنَا مَا فِيْ صُدُوْرِهِمْ مِّنْ غِلٍّ ان کے سینوں میں جو کینہ وغیرہ بھی ہوگا اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ اس جنت میں سے ہم اسے نکال دیں گے۔ پس اگر دل کینہ، بغض اور حسد سے پاک ہوں تو جنت ہے۔ اگر نہیں تو وہ جنت نہیں۔

(۳) اسی طرح تیسری بات یہاں یہ بتائی کہ وہ بھائی بھائی بن کے جنت میں رہیں گے۔ اگر ہم احمدیت میں داخل ہونے کے باوجود یہ احساس نہیں رکھتے کہ ہم بھائی بھائی ہیں اور بھائیوں کی طرح ہم نے محبت سے زندگی گزارنی ہے۔ تو پھر جو شخص ایسا ہے اس کے لئے اس دنیا میں جنت نہیں تھی۔

(۴) ایک اور بات یہ ہے کہ عَلٰى سُرُرٍ مُّتَقٰبِلِيْنَ تختوں پر ایک دوسرے کے سامنے بیٹھے ہوں گے یعنی دنیوی ترقیات یا روحانی ترقیات کے نتیجہ میں وہ یہ کوشش نہیں کریں گے کہ ایک دوسرے کو نیچا کر دکھا دیں گرانے کی کوشش نہیں کریں گے بلکہ وہ خوش ہوں گے اس بات پر کہ اللہ تعالیٰ نے ہر ایک کے لئے رحمت کا رضا کا ایک تخت پیدا کیا ہے

(۵) ایک اور علامت یہاں یہ بتائی گئی ہے کہ انہیں کوئی تھکان نہیں ہوگی یعنی قربانی کے میدان میں وہ جتنی قربانیاں دیتے چلے جائیں گے۔ وہ کوئی تھکان محسوس نہیں کریں گے۔ بلکہ لذت اور سرور محسوس کریں گے جو شخص سلسلہ کی آواز پر لبیک کہتے ہوئے قربانی نہیں دیتا۔ یا قربانی دیتا ہے لیکن تھکاوٹ محسوس کرتا ہے اسے اپنی فکر کرنی چاہیئے کیونکہ ابھی اس کے لئے اس دنیا میں جنت مقدر نہیں ہوئی۔

(۶) اور

آخری علامت یہ بتائی

کہ وَّمَا هُمْ مِّنْهَا بِمُخْرَجِيْنَ۔ وہ اس میں سے کبھی نکالے نہیں جائیں گے۔ یعنی اس فرد واحد اس فرد بشر کے لئے لیلۃ القدر کا فیصلہ ہو جائے گا۔ اللہ تعالیٰ یہ فیصلہ کرے گا کہ اس شخص کو میں نے اپنے ابدی قرب اور ابدی رضا کے لئے چن لیا ہے۔ اور جس شخص کے متعلق یہ فیصلہ کر دیتا ہے۔ شیطان کا کوئی حملہ اس پر کامیاب نہیں ہوا کرتا۔ اس کے معنے یہ ہوئے کہ اللہ تعالیٰ اپنے فضل اور اپنی رحمت سے ایسے لوگوں کو اپنی پناہ میں لے لیتا ہے۔ اور شیطان کا ہر وار ناکام کر دیتا ہے۔

یعنی جس پر شیطان کامیاب وار کرے اور اس کے دل میں وسوسے ڈالے اور وہ دل وسوسہ سے متاثر ہو جائے اور امتحان میں پڑ جائے۔ اسی طرح وہ شخص جسے خدا اور اس کے رسول کی خاطر قربانیاں دینے میں تھکاوٹ محسوس ہو۔ اسی طرح وہ شخص جو دوسرے بھائی پر جو اللہ تعالیٰ کی رحمتیں نازل ہو رہی ہوں (دنیوی یا دینی) انہیں دیکھ کے جلنے لگے اور حسد اختیار کرے گویا اس کی یہ کیفیت نہ ہو کہ عَلٰى سُرُرٍ مُّتَقٰبِلِيْنَ۔ اسی طرح وہ شخص جو

اخوت کا انتہائی جذبہ

اپنے بھائیوں کے لئے اپنے دل میں نہیں پاتا۔ اسی طرح وہ شخص جس کے دل میں دوسروں کے لئے کینہ پایا جاتا ہے۔ اسی طرح وہ شخص جو اپنے بھائیوں کے لئے سلامتی اور امن کی دعائیں نہیں کرتا۔ وہ خطرے میں ہے۔ اسے اپنی فکر کرنی چاہیئے کیونکہ وہ ابھی تک اندھا ہے اور اسے روحانی آنکھیں عطا نہیں ہوئیں تو اللہ تعالیٰ نے ان آیات میں ایک نقشہ کھینچا ہے (اس دنیا کی جنت کا بھی نقشہ اس کے اندر ہے لیکن وہ علیحدہ مضمون ہے) اور ہمیں اس طرف متوجہ کیا ہے کہ جب تمہارے لئے جنت اس دنیا میں مقدر ہو جائے گی۔ تمہاری لیلۃ القدر کا فیصلہ ہو جائے گا۔ اس وقت تم یہ محسوس کرو گے کہ تمہارے اندر یہ خوبیاں یہ صفات جو پیدا ہو چکی ہیں۔ اور ان صفات کو ایک لحظہ کے لئے بھی چھوڑنے کے لئے تم تیار نہیں ہو۔ اگر ایسا نہیں تو پھر ابھی تمہیں بینائی نہیں ملی۔ ابھی تمہاری آنکھیں نہیں کھلیں۔ ابھی تمہاری لیلۃ القدر کا فیصلہ نہیں ہوا۔ ابھی تم خطرے میں ہو۔ ابھی شیطان کا وار تم پر کامیاب ہو سکتا ہے

دعاؤں کے ذریعہ بھی۔ تدبیر کے ذریعہ بھی اور اعمال صالحہ کے ذریعہ اور عاجزی اور تذلل کے ذریعہ شیطان کے حملہ سے خود کو محفوظ کرنے کی خاطر

اپنے رب کی طرف جھکو

اور انتہائی قربانی دے کر بھی جیسے یہ چاہو [illegible]

خطبہ نکاح

فرمودہ حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ

ربوہ ۹ر دسمبر ۱۹۶۷ء بعد نماز مغرب مسجد مبارک میں سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے عزیزہ حلیمہ بشریٰ بنت مکرم مولوی محمد حفیظ صاحب بقاپوری مدیر ہفت روزہ بدر قادیان کا نکاح ہمراہ مکرم رانا محمد ارشد ابن رانا محمد عبد اللہ صاحب بہاولپوری پروفیسر گورنمنٹ پولی ٹیکنیکل انسٹی ٹیوٹ کراچی بعوض مبلغ پانچ ہزار پانچسو روپیہ پڑھا۔
اس موقعہ پر حضور نے جو خطبہ ارشاد فرمایا اس کا متن ذیل میں درج کیا جاتا ہے۔
(خاکسار سلطان احمد پیر کوٹی رکن شعبہ زود نویسی)

خطبہ مسنونہ کے بعد فرمایا:-

جس نکاح کے لئے میں اس وقت کھڑا ہوا ہوں وہ عزیزہ حلیمہ بشریٰ بنت مولوی محمد حفیظ صاحب بقاپوری حال ساکن قادیان کا ہے جو عزیز مکرم محمد ارشد صاحب ایم۔ ایس سی ابن مکرم رانا محمد عبد اللہ صاحب کے ساتھ ۵۵۰۰ روپیہ مہر پر قرار پایا ہے۔

عزیزہ حلیمہ بشریٰ کے والد

قادیان میں خدمت دین اور خدمت احمدیت میں پورا ہی گھنٹے مصروف ہیں اس لئے ان کا حق ہے کہ ہم ان کے لئے، ان کے خاندان کے افراد کے لئے اور اگر ان کے خاندان کے افراد کے رشتے ہوں تو ان کے بابرکت ہونے کے لئے دعا کریں۔ سو آپ اب بھی دعا کریں اور بعد میں بھی دعا کرتے رہیں کہ اللہ تعالیٰ اس رشتہ کو ہر دو خاندانوں کے لئے مبارک کرے۔ یہ رشتہ ان کے لئے خوشیاں لانے اور ان کے دل اور روح کو سکون پہنچانے والا ہو۔

اس کے بعد حضور نے ایجاب قبول کرایا اور رشتہ کے بابرکت ہونے کے لئے حاضرین سمیت دعا فرمائی۔ (الفضل ۵ ۱/۶۸)

اور خدا کرے کہ ہمیشہ ہی

جماعت علی العموم اور واقفین زندگی

بالخصوص اس فریضہ کو خلوص نیت کے ساتھ اور پوری ذمہ داری کے ساتھ اس طرح ادا کریں کہ اللہ تعالیٰ کی نگاہ میں ان کی یہ قربانی اور ایثار مقبول ہو جائے اور جماعت وحی کی برکات سے ہمیشہ مستفیض ہوتی رہے۔
(الفضل ۵ ۱/۶۸)

درخواست دعا

خاکسار۔ خاکسار کا ایک بھائی اور ہمشیرہ۔ مختلف امتحانات میں شریک ہو رہے ہیں۔ نمایاں کامیابی کے لئے احباب سے مؤدبانہ دعا کی درخواست ہے۔

خاکسار ایم۔ اے کامران
ابن قدیر۔ جمشید پور

خدمت دین کیلئے زندگیاں وقف کرنا اللہ تعالیٰ کا ایک بہت بڑا انعام ہے

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ کی ایک تقریر

ربوہ میں بتاریخ ۲۴ر نومبر بعد نماز عصر احاطہ خلافت لائبریری میں تحریک انجمن احمدیہ کی طرف سے بعض مبلغین کرام کی تشریف آوری اور بعض کی روانگی کے سلسلہ میں ایک عصرانہ دیا گیا۔ اس موقعہ پر جو ایمان افروز تقریر حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمائی وہ درج ذیل ہے:-

تشہد و تعوذ اور سورہ فاتحہ کی تلاوت کے بعد فرمایا:-

اللہ تعالیٰ کا بڑا ہی احسان ہے

کہ اس نے سلسلہ احمدیہ کی طرف منسوب ہونے والوں کو امر بالمعروف اور نہی عن المنکر کی ایک حد تک توفیق عطا کی ہے اور یہی جماعت ہے جس میں ایک ایسا گروہ اس کے فضل سے پیدا ہوا ہے جنہوں نے اپنی زندگیاں خدا کی راہ میں وقف کیں اور پھر اپنی ساری زندگیوں کو امر بالمعروف اور نہی عن المنکر کی خدمت میں صرف کیا اور وہ لوگ جنہیں اپنی زندگیوں کو اس مقصد کے لئے وقف کرنے کی توفیق ملتی ہے اللہ تعالیٰ کی نگاہ میں (جیسا کہ میں ابھی بتاؤں گا) بڑی ہی عزت اور محبت کا مقام پاتے ہیں۔ اس لئے ایک تو تم سے ہر ایک کا فرض ہے کہ ایسے لوگوں کی قدر کریں اور انہیں عزت کی نگاہ سے دیکھیں۔ دوسرے خود ان لوگوں کا فرض ہے کہ وہ اللہ تعالیٰ کے احسان پر ہمیشہ شکر گذار بندے رہیں اور جو عزت اللہ تعالیٰ نے انہیں دی ہے (جس کے مقابلہ میں دنیا کی ساری عزتیں ہیچ ہیں) وہ اس کی قدر کریں۔

اللہ تعالیٰ نے قرآن کریم میں فرمایا ہے کہ تم خیر امت ہو کیونکہ تمہارے اندر یہ وصف پایا جاتا ہے کہ تم امر بالمعروف اور نہی عن المنکر کرتے ہو۔

یہ امت کا ایک فریضہ ہے

جس کا یہاں ذکر کیا گیا ہے۔ لیکن ساری امت ہر وقت پوری ذمہ داری کے ساتھ اس فریضہ کو ادا کرنے کے قابل نہیں تھی۔ ساری امت کے لئے اس طرح زندگی وقف کرنا ممکن نہیں تھا۔ اس لئے گناہ سے انہیں بچانے کے لئے ساتھ یہ بھی کہہ دیا کہ جس حد تک تم سے ممکن ہو سکے۔ اس فریضہ کی ادائیگی میں لگے رہو لیکن ایک گروہ ایسا ضرور ہونا چاہیئے کہ (وَلْتَكُنْ مِّنْكُمْ اُمَّةٌ يَّدْعُوْنَ اِلَى الْخَيْرِ وَيَاْمُرُوْنَ بِالْمَعْرُوْفِ وَيَنْهَوْنَ عَنِ الْمُنْكَرِ) جو اپنی زندگیوں کو خدا کی راہ میں وقف کریں اور اس فریضہ کو بجا لانے والے ہوں۔ نبی اکرم صلے اللہ علیہ وسلم نے ہمیں یہ بتایا ہے کہ اللہ تعالیٰ کو یہ بات اتنی پسندیدہ اور محبوب ہے کہ جب تک امت اس فریضہ کو ادا کرتی رہتی ہے اور امت میں ایسا گروہ قائم رہتا ہے اس وقت تک وحی کی برکات سے اُسے نوازا جاتا ہے آپ نے فرمایا کہ جب میری اُمت اس فریضہ کو نظر انداز کر دے گی اور اپنی ذمہ داری کو ادا نہ کرے گی تو حُرِمَتْ بَرَكَةُ الْوَحْيِ وحی کی برکتوں سے اُسے محروم کر دیا جائے گا۔ پس یہ برکتیں جن کا تعلق وحی کے ساتھ ہے امت کو ایسے لوگوں کی قربانیوں کے نتیجہ میں ہی ملتی ہیں کہ جو اپنی ساری زندگیاں اس فریضہ کی ادائیگی میں خرچ کرتے ہیں۔ غرض اتنا بڑا انعام اللہ تعالیٰ نے وقف زندگی کے ساتھ باندھ دیا ہے اس لئے دعا ہے کہ ہمارے مبلغ بھی اس احسان کو پہچانیں جو اللہ تعالیٰ نے ان پر کیا ہے اور جماعت بھی اس احسان کو کبھی فراموش نہ کرے جو واقفین کے ذریعہ ان پر اللہ تعالیٰ کر رہا ہے۔

یاجوج و ماجوج اور ان کا انجام

تقریر محترم مولانا ابو العطاء صاحب فاضل برموقع جلسہ سالانہ ربوہ

اللہ تعالیٰ نے اپنے آسمانی نوشتوں میں بالخصوص اپنی پاک اور کامل کتاب قرآن مجید میں آخری زمانہ کے جن عظیم حوادث کی خبر دی ہے ان میں یاجوج و ماجوج کے خروج ان کی فساد انگیزی، ان کے مادی غلبہ و اقتدار اور پھر ان کے ہولناک انجام کی خبریں خاص اہمیت رکھتی ہیں۔ تورات، انجیل اور قرآن مجید میں یاجوج و ماجوج کا ذکر موجود ہے۔ یاجوج ماجوج کا فتنہ آخری زمانہ میں سب سے عظیم فتنہ ہے۔ اور سب سے بڑی خطرناک تحریک ہے۔ یاجوج ماجوج کی تباہی اور بربادی، یا ان کا اصلاح پانا وہدایت یافتہ ہونا دنیا کا سب سے بڑا واقعہ ہے اس لئے صحف سماویہ میں ان کا تذکرہ ہے تاریخی کتابوں میں ان کا بیان ہے روایات میں ان کے متعلق بہت کچھ آیا ہے بعض افسانہ گو لوگوں نے ان کے بارے میں نہایت مبالغہ آمیز اور غیر معقول قصے بھی گھڑ رکھے ہیں تاہم یہ حقیقت اپنی جگہ پر تام ہے کہ یاجوج و ماجوج کا فتنہ آخری زمانہ کا سب سے بڑا فتنہ ہے۔

یاجوج ماجوج کے بارے میں صحیح حالات اور حقیقی پیشگوئیاں قرآن مجید نے بیان فرمائی ہیں۔ اللہ تعالیٰ نے قرآن پاک میں دو سورتوں میں یاجوج ماجوج کا نام لے کر ان کا ذکر کیا ہے۔

سورۃ الانبیاء میں فرمایا:۔

وَحَرَامٌ عَلَىٰ قَرْيَةٍ أَهْلَكْنَاهَا أَنَّهُمْ لَا يَرْجِعُونَ ۔ حَتَّىٰ إِذَا فُتِحَتْ يَأْجُوجُ وَمَأْجُوجُ وَهُم مِّن كُلِّ حَدَبٍ يَنسِلُونَ ۔ وَاقْتَرَبَ الْوَعْدُ الْحَقُّ فَإِذَا هِيَ شَاخِصَةٌ أَبْصَارُ الَّذِينَ كَفَرُوا يَا وَيْلَنَا قَدْ كُنَّا فِي غَفْلَةٍ مِّنْ هَٰذَا بَلْ كُنَّا ظَالِمِينَ ۔ إِنَّكُمْ وَمَا تَعْبُدُونَ مِن دُونِ اللَّهِ حَصَبُ جَهَنَّمَ أَنتُمْ لَهَا وَارِدُونَ ۔

(الانبیاء ع ۷)

دوسری جگہ سورۃ الکہف میں ذوالقرنین کے ذکر میں اللہ تعالیٰ فرماتا ہے:۔

قَالُوا يَا ذَا الْقَرْنَيْنِ إِنَّ يَأْجُوجَ وَمَأْجُوجَ مُفْسِدُونَ فِي الْأَرْضِ فَهَلْ نَجْعَلُ لَكَ خَرْجًا عَلَىٰ أَن تَجْعَلَ بَيْنَنَا وَبَيْنَهُمْ سَدًّا ۔ قَالَ مَا مَكَّنِّي فِيهِ رَبِّي خَيْرٌ فَأَعِينُونِي بِقُوَّةٍ أَجْعَلْ بَيْنَكُمْ وَبَيْنَهُمْ رَدْمًا ۔ آتُونِي زُبَرَ الْحَدِيدِ حَتَّىٰ إِذَا سَاوَىٰ بَيْنَ الصَّدَفَيْنِ قَالَ انفُخُوا حَتَّىٰ إِذَا جَعَلَهُ نَارًا قَالَ آتُونِي أُفْرِغْ عَلَيْهِ قِطْرًا ۔ فَمَا اسْطَاعُوا أَن يَظْهَرُوهُ وَمَا اسْتَطَاعُوا لَهُ نَقْبًا ۔ قَالَ هَٰذَا رَحْمَةٌ مِّن رَّبِّي فَإِذَا جَاءَ وَعْدُ رَبِّي جَعَلَهُ دَكَّاءَ وَكَانَ وَعْدُ رَبِّي حَقًّا ۔ وَتَرَكْنَا بَعْضَهُمْ يَوْمَئِذٍ يَمُوجُ فِي بَعْضٍ وَنُفِخَ فِي الصُّورِ فَجَمَعْنَاهُمْ جَمْعًا ۔ وَعَرَضْنَا جَهَنَّمَ يَوْمَئِذٍ لِّلْكَافِرِينَ عَرْضًا ۔ الَّذِينَ كَانَتْ أَعْيُنُهُمْ فِي غِطَاءٍ عَن ذِكْرِي وَكَانُوا لَا يَسْتَطِيعُونَ سَمْعًا ۔

(الکہف ع ۱۱)

ان آیات کریمہ میں چار اہم بنیادی امور کا بیان ہے۔ اوّل یاجوج ماجوج کے صفات و حالات کا تذکرہ ہے۔ دوم یاجوج ماجوج کے دو دوروں کا اشارہ ہے۔ ایک جبکہ وہ محصور اور محدود المقام تھے دوسرے جبکہ وہ آخری زمانہ میں دنیا بھر میں پھیل جائیں گے۔ سوم پھر ان آیات میں ذوالقرنین اور آخری موعود کا تذکرہ ہے۔ چہارم آخر میں یہ بتایا گیا ہے کہ یاجوج و ماجوج کا انجام کیا ہوگا اور آسمانی تقدیر ان کے بارے میں کس طرح ظاہر ہوگی۔ تفصیل کے لئے میں نے ان امور کو آٹھ حصوں میں تقسیم کیا ہے۔ قرآنی بیانات کی تائید بائیبل اور تاریخوں سے بھی ہوتی ہے آیئے سب سے پہلے یہ معلوم کریں کہ یاجوج و ماجوج کون ہیں؟

۱۔ یاجوج و ماجوج کی تعیین

(الف) اس بارے میں سب سے پہلے تورات کے مندرجہ ذیل بیانات ہماری رہنمائی کرتے ہیں۔ لکھا ہے۔

(۱) "یافث کے بیٹے یہ ہیں جمر اور ماجوج اور مادی اور یونان اور توبل اور مسک اور تیراس" (پیدائش ۱۰/۲)

(ب) "خداوند یہوداہ یوں کہتا ہے کہ دیکھ اے جوج! روش اور مسک اور توبال کے سردار میں تیرا مخالف ہوں۔"

(حزقیل ۳۸/۳)

(ج) اور میں ماجوج پر اور ان پر جو جزیروں میں بے پروائی سے سکونت کرتے ہیں ایک آگ بھیجوں گا اور وہ جانیں گے کہ میں خداوند ہوں۔"

(حزقیل ۳۹/۶)

ان بیانات سے ظاہر ہے کہ حضرت نوح کے بیٹے یافث کی اولاد میں ایک بیٹا ماجوج نامی تھا۔ نیز یہ کہ جوج روس اور ماسکو کے سردار ہیں۔ پھر یہ بھی ثابت ہوتا ہے کہ ماجوج قوم کا تعلق جزائر سے بھی ہے۔

(ب) یاجوج و ماجوج کی تعیین میں خود اس نام کی لغوی حقیقت بھی ہماری رہبری کر سکتی ہے بلکہ یہ ایک صداقت ہے کہ اس نام پر غور کرنے سے ہم یقینی طور پر یاجوج و ماجوج کی نشان دہی کر سکتے ہیں اہل لغت کا یاجوج و ماجوج کے عجمی نام ہونے یا مشتق عربی اسم ہونے کے متعلق اختلاف ہے۔ علامہ ابو البقاء اپنی مشہور کتاب املاء ما من بہ الرحمٰن میں جو الاعراب لابی البقاء کے نام سے مشہور ہے لکھتے ہیں:۔

هُمَا اسْمَانِ أَعْجَمِيَّانِ لَمْ يَنْصَرِفَا لِلْعُجْمَةِ وَالتَّعْرِيفِ وَيَجُوزُ هَمْزُهُمَا وَتَرْكُ هَمْزِهِمَا وَقِيلَ هُمَا عَرَبِيَّانِ فَيَأْجُوجُ يَفْعُولٌ مِثْلُ يَرْبُوعٍ وَمَأْجُوجُ مَفْعُولٌ مِثْلُ مَعْقُولٍ وَكِلَاهُمَا مِنْ أَجِيجِ الظَّلِيمِ إِذَا أَسْرَعَ أَوْ مِنْ أَجِيجِ النَّارِ إِذَا الْتَهَبَتْ وَلَمْ يَنْصَرِفَا لِلتَّعْرِيفِ وَالتَّأْنِيثِ

(الاعراب لابی البقاء جلد ۲ صفحہ ۱۵۰ مطبوعہ مصر)

ترجمہ:۔ یاجوج و ماجوج دونوں عجمی نام ہیں عجمیت اور معرفہ ہونے کے باعث غیر منصرف ہیں انہیں ہمزہ کے ساتھ پڑھنا بھی جائز ہے اور بغیر ہمزہ کے بعض لوگوں کا خیال ہے کہ یہ عربی لفظ ہیں یاجوج یربوع کی طرح یفعول کے وزن پر اور ماجوج معقول کی طرح مفعول کے وزن پر ہے اور دونوں کا اشتقاق یا تو اجیج الظلیم (شتر مرغ تیز رفتاری سے چلا) سے بمعنی سرعت ہے اور یا اجیج النار (آگ بھڑک اٹھی) سے مشتق ہے بمعنی مشتعل ہونے کے۔ اس صورت میں معرفہ اور مؤنث ہونے کی وجہ سے دونوں غیر منصرف ہیں۔"

امام فخر الدین رازیؒ نے اپنی تفسیر میں یاجوج و ماجوج کے سلسلہ میں تحریر کیا ہے کہ:۔

فِي يَأْجُوجَ وَمَأْجُوجَ قَوْلَانِ الْأَوَّلُ إِنَّهُمَا اسْمَانِ أَعْجَمِيَّانِ مَوْضُوعَانِ بِدَلِيلِ مَنْعِ الصَّرْفِ وَالْقَوْلُ الثَّانِي إِنَّهُمَا مُشْتَقَّانِ ...... الْقَائِلُونَ بِكَوْنِ هَذَيْنِ الْإِسْمَيْنِ مُشْتَقَّيْنِ ذَكَرُوا وُجُوهًا (الْأَوَّلُ) قَالَ الْكِسَائِيُّ يَأْجُوجُ مَأْخُوذٌ مِنْ تَأَجُّجِ النَّارِ وَتَلَهُّبِهَا فَلِسُرْعَتِهِمْ فِي الْحَرَكَةِ سُمُّوا بِذَلِكَ وَمَأْجُوجُ مِنْ مَوْجِ الْبَحْرِ (الثَّانِي) إِنَّ يَأْجُوجَ مَأْخُوذٌ مِنْ تَأَجُّجِ الْمِلْحِ وَهُوَ

نَشَدَّ دُمُلُوحَتِہٖ دَلِشِدَّتِہِمْ
فِی الْحَرَکَۃِ سُمُّوْا بِذٰلِکَ
وَاَلثَّالِثُ قَالَ الْقُتَیْبِیُّ
ھُوَ مَاْخُوْذٌ مِنْ قَوْلِہِمْ
اَجَّ الظَّلِیْمُ فِیْ مَشْیِہٖ
یَئِجُّ اَجًّا اِذَا ھَرْوَلَ
وَسَمِعْتُ حَفِیْفَہٗ فِیْ
عَدْوِہٖ"

ترجمہ:- یاجوج و ماجوج کے متعلق اہل لغت کے دو قول ہیں (۱) یہ دونوں وضعی طور پر عجمی ہیں کیونکہ غیر منصرف ہیں (۲) یہ دونوں عربی اشتقاق رکھتے ہیں۔ پھر قائلین اشتقاق نے اشتقاق کے بارے میں کئی وجوہ ذکر کی ہیں۔ کہ یاجوج آگ کے شعلہ کے بھڑکنے اور بھڑکنے سے ماخوذ ہے یا موج ان کا نام ان کی تیز حرکت کرنے کے باعث رکھا گیا ہے یاجوج موج البحر (سمندر کی لہر) سے ماخوذ ہے دوم۔ دوسری وجہ یہ بتائی گئی ہے کہ یاجوج نمک کی سخت نمکین سے ماخوذ ہے ان لوگوں کو اپنی حرکات میں شدت کے باعث یاجوج قرار دیا گیا۔ سوم۔ امام قتیبی کہتے ہیں کہ یہ اَجَّ الظلیم سے ماخوذ ہے یہ فقرہ اس وقت بولتے ہیں جب شتر مرغ اتنا تیز دوڑتا ہے کہ اس کے دوڑنے کی آہٹ سنائی دیتی ہے۔ ان لوگوں کو یاجوج ماجوج ان کی تیز رفتاری کے باعث کہا گیا ہے"۔

(التفسیر الکبیر الامام الرازی جلد ۵ صفحہ ۵۶)

(۳) یاجوج و ماجوج کے وطن کے بارے میں مورخین کا اتفاق ہے کہ وہ منطقہ شمالی ہے۔

امام ابن خلدون اپنی تاریخ کے مقدمہ میں لکھتے ہیں:-

وَاَمَّا اَھْلُ الشِّمَالِ
فَلَمْ یُسَمَّوْا بِاِعْتِبَارِ
اَلْوَانِہِمْ...... وَوَجَدْنَا
سُکَّانَہٗ مِنَ التُّرْکِ
وَالصَّقَالِبَۃِ وَالطَّغَرْغَزِ
وَالْخَزْرِ وَاللَّانِ وَ
الْکَثِیْرِ مِنَ الْاِفْرَنْجَۃِ
وَیَاجُوْجَ وَمَاجُوْجَ
اَسْمَاءٌ مُتَفَرِّقَۃٌ
وَاَجْیَالٌ مُتَعَدِّدَۃٌ۔

(مقدمہ ابن خلدون صفحہ
مطبوعہ مصر)

کہ منطقہ شمالی کے باشندوں کے نام ان کی رنگت کے اعتبار سے نہیں رکھے گئے۔ ہم دیکھتے ہیں کہ اس علاقہ کے بسنے والوں میں مختلف ناموں کی مختلف قومیں آباد ہیں یعنی ترک ہیں صقالبہ، طغرغز، خزر، لان، مختلف یورپین قومیں اور یاجوج ماجوج ہیں"

امام رازی نے ایک قول یہ بھی لکھا ہے کہ:-

اِنَّ یَاجُوْجَ وَمَاجُوْجَ
قَوْمٌ مِنَ التُّرْکِ
یَسْکُنُوْنَ فِیْ اَقْصَی
الشِّمَالِ۔

یاجوج و ماجوج ترکوں کی قوم ہیں جو شمالی حصہ کے آخری کنارے پر آباد ہیں۔

(التفسیر للرازی جلد ۶ صفحہ ۵۰۰)

امام ابن خلدون بحر محیط کے سلسلہ جبل قوقیا کا ذکر کرتے ہوئے لکھتے ہیں:-

ھُوَ جَبَلُ یَاجُوْجَ وَ
مَاجُوْجَ وَھٰذِہٖ
الْاُمَمُ کُلُّھُمْ مِنْ
شُعُوْبِ التُّرْکِ

کہ یاجوج ماجوج کا پہاڑ ہے۔ اور یہ سب قومیں ترکوں کی شاخیں ہیں۔

(مقدمہ ابن خلدون صفحہ ۴۶)

علامہ محمد السفاف لکھتے ہیں:-

قَالَ مُقَاتِلٌ ھُمْ مِنْ
وُلْدِ یَافِثَ بْنِ نُوْحٍ
عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ
وَقَالَ الضَّحَّاکُ ھُمْ
مِنَ التُّرْکِ۔

(الکوکب الاجرج صفحہ ۴۳ مطبوعہ مصر ۱۳۰۲ھ)

کہ مقاتل کا قول ہے کہ یاجوج و ماجوج یافث بن نوح کی اولاد سے ہیں اور ضحاک انہیں ترک قرار دیتے ہیں"۔

امام رازی ایک اور جگہ تحریر فرماتے ہیں:-

وَاخْتَلَفُوْا فِیْ اَنَّھُمَا
مِنْ اَیِّ الْاَقْوَامِ فَقِیْلَ
اِنَّھُمَا مِنَ التُّرْکِ وَ
قِیْلَ یَاْجُوْجُ مِنَ التُّرْکِ
وَمَاْجُوْجُ مِنَ الْجِیْلِ
وَالدَّیْلَمِ۔

کہ مورخین میں اس بارے میں اختلاف ہے کہ یاجوج و ماجوج کس قوم سے ہیں بعض کہتے ہیں کہ وہ دونوں ترک ہیں بعض کا قول ہے کہ یاجوج ترک ہیں اور ماجوج جیل و دیلم قوم سے ہیں"

سرسید احمد خاں آف علیگڑھ نے اپنی کتاب "ازالۃ الغین عن ذی القرنین" میں لکھا ہے کہ:-

"یاجوج و ماجوج جوگاگ میگاگ کا معرب ہے دراصل تاتاری ترک کی قوم ہے"

(بحوالہ حکمت بالغہ مؤلفہ علامہ جیلانی چریاکوٹی مطبوعہ حیدر آباد صفحہ ۷۹)

کتاب مشاہیر اسلام شائع کردہ ادارہ ثقافت اسلامیہ لاہور کے مؤلف خواجہ عباد اللہ صاحب اختر لکھتے ہیں:-

"یافث کی اولاد موجودہ اقوام یورپ اور چین اور تاتار و ترک وغیرہ ہیں اور انہی پہ یاجوج و ماجوج کا اطلاق ہوتا ہے"

(باقی)

کتاب چونویں پھل پر تبصرہ!

بتوسط نظارت دعوۃ و تبلیغ قادیان

جماعت احمدیہ عالمگیر وسیع پیمانے پر اسلام، بانی اسلام اور احمدیت کی تعلیمات کی اشاعت کر رہی ہے۔ دنیا کا آج کوئی بھی ایسا ملک یا خطہ نہیں کہ جہاں پر یہ صلح کل لٹریچر نہ پہنچ چکا ہو۔ اس محبت و اتحاد کو قائم کرنے اور تقویت دینے والے لٹریچر کی اشاعت خود ہندوستان میں کثرت سے ہو رہی ہے اور جملہ اقوام و مذاہب کو بلا امتیاز آپس میں محبت۔ پیار اور امن سے رہنے ایک دوسرے کے پیشواؤں کے احترام کی دعوت دی جا رہی ہے۔ اسی مقصد کے تحت جماعت احمدیہ کی طرف سے بزبان گورمکھی "چونویں پھل" ایک کتابچہ شائع کیا جا چکا ہے۔ اس کتاب کا مطالعہ کرنے کے بعد سردار اوتار سنگھ ولد بھائی بلونت سنگھ صاحب اپنے تاثرات کا اظہار درج ذیل الفاظ میں فرماتے ہیں:-

"آپ کی طرف سے شائع شدہ کتاب "چونویں پھل" کسی سے پڑھنے کو ملی۔ جس کی وجہ سے اس سے جو حاصل ہوا۔ وہ میرے بس کی بات نہیں کہ بتا سکوں۔ میں آپ کا مشکور ہوں۔ کہ آپ نے ان بکھرے ہوئے موتیوں کو سمندر سے نکال کر ایک جگہ کر دیا ہے۔ یہ ایک موتیوں کی کتاب ہے۔ جس نے اندھیرے ہی سے نکال کر آدمی کو روشنی میں لا کھڑا کیا ہے۔ لہٰذا مجھے چونویں پھل اور سلسلہ کا لٹریچر بھیج دیا جائے"۔

خاکسار
اوتار سنگھ ولد بھائی بلونت سنگھ

اعلانِ نکاح

مورخہ ۲۹ رجنوری ۱۹۶۸ء مکرم رفعت اللہ غوری صاحب قائد مجلس خدام الاحمدیہ یادگیر نے عزیزم خورشید احمد گلبرگہ ولد عبدالمجید صاحب مرحوم کا نکاح مسماۃ صفیہ بیگم بنت مکرم عبدالرؤف صاحب مؤذن مسجد احمدیہ یادگیر کے ساتھ مبلغ ۲۷۵/ روپے مہر پر پڑھا۔ احباب سے درخواست ہے کہ اس نکاح کے فریقین کے لئے بابرکت اور مثمر ثمرات حسنہ کیلئے دردِ دل سے دعا فرمائیں۔

خاکسار محمد امام غوری انچارج مالی جماعت احمدیہ
یادگیر (میسور اسٹیٹ)

نوٹ:- اسی خوشی میں مکرم عبدالرؤف صاحب مؤذن مسجد احمدیہ یادگیر نے اعانت بدر کے لئے مبلغ ۵/ روپے ارسال کئے ہیں۔ جزاکم اللہ احسن الجزاء۔

جبھووال (ضلع امرتسر) اور بٹالہ کی مذہبی کانفرنس

احمدی مقررین کی حقیقت افروز اور پُر اثر کامیاب تقاریر

رپورٹ مرتبہ مکرم گیانی عبداللطیف صاحب درویش قادیان بتوسط نظارت دعوۃ و تبلیغ

مورخہ 8/1/68 کو محترم صاحبزادہ مرزا وسیم احمد صاحب سلمہ اللہ تعالےٰ کی خدمت میں جبھووال ضلع امرتسر سے جناب سنت پورن سنگھ صاحب کی طرف سے یہ دعوت نامہ ملا کہ مورخہ 9/1/68 تا 11/1/68 تین روز یہاں پر ایک دھارمک کانفرنس منعقد کر رہے ہیں جس میں آپ کے نمائندہ کی شمولیت بھی ضروری ہے۔ اس پر محترم صاحبزادہ صاحب نے خاکسار کو اور مکرم مولوی بشیر احمد صاحب خادم کو اس کانفرنس میں شمولیت کا ارشاد فرمایا۔

چنانچہ ہم دونوں مورخہ 10/1/68 کو جبھووال پہنچ گئے۔ جہاں پر تقریباً تمام مذاہب کے نمائندگان موجود تھے۔ اور سبھی نمائندگان نے بین المذاہب ایکتا۔ پیار۔ محبت پیدا کرنے کے لئے مختلف پیرایہ میں تقاریر کیں۔ مفتی ضیاء الحق صاحب۔ اور مفتی عتیق الرحمٰن صاحب دہلی سے شمولیت کے لئے تشریف لائے جنہوں نے قومی یکجہتی اور اتحاد کے متعلق دن کے پروگرام میں تقاریر کیں۔ اور جموں سے آئے شری آنند ساگر جی مہاراج نے بھی اپنے وچار حاضرین کے سامنے رکھے اسی طرح بدھ دھرم کے ماننے والے اور سناتن دھرم سے تعلق رکھنے والے نمائندگان نے بھی اپنے خیالات پیش کئے۔ دہلی سے آئے سنت کرپال سنگھ جی مہاراج نے بھی سکھ گرنتھوں سے پیار۔ محبت۔ ایکتا کے بارہ میں اپنی تعلیم پیش کی۔

خاکسار کی اور مکرم مولوی بشیر احمد صاحب خادم کی تقاریر رات کے پروگرام میں رکھی گئیں۔ خاکسار نے اپنی تقریر میں بتایا کہ اسلام کا پیارا نام اس طرف اشارہ کرتا ہے۔ کہ یہ لوگوں کے لئے ایکتا محبت پیار اور شانتی کا پیغام ہے۔ اگر کوئی ایسی تحریک دیش میں پیدا ہوئی ہے۔ تو جماعت احمدیہ اس کا خیر مقدم کرتی ہے۔ اسلام ہی تو وہ پہلا مذہب ہے جس نے تمام روحانی رہنماؤں کا احترام کرنے کی تعلیم دے کر پائیدار اتحاد اور باہمی پیار اور محبت کی تعلیم دی۔ پھر رب العالمین کا تصور پیش کیا کہ جس طرح کہ خدا اپنے بندوں سے محبت پیار کرتا ہے اسی طرح ہمیں بھی ہر مذہب کو ماننے والے انسان کا یہ فرض ہے کہ وہ بھی اپنے رب کی طرح ہی اس کے بندوں سے پیار کرے۔ اس سلسلہ میں خاکسار نے الخلق عیال اللہ کا فرمان نبوی بھی پیش کیا۔ سامنوشری گورو گرنتھ صاحب کے اشلوک پیش کر کے بتایا کہ کس طرح تمام گرنتھ ہمیں پیار۔ محبت ایکتا کی تعلیم دے رہے ہیں صرف اپنے اندر ایک نیک تبدیلی پیدا کرنے کی ضرورت ہے۔

مکرم مولوی بشیر احمد صاحب خادم نے بھی اپنی تقریر میں پیار محبت پہ زور دیا۔ اور بتایا کہ درخت کی جڑ ایک ہے۔ اور اس کی شاخیں مختلف۔ دیکھنا جڑ کو ہے نہ کہ شاخوں کو۔ تمام انسان ایک جیسا جسم ایک جیسا خون رکھتے ہیں۔ اس لئے یہ ضروری ہے کہ تمام انسان۔ انسان ہونے کے ناطے ایک دوسرے کے ساتھ محبت و احترام کے ساتھ پیش آئیں۔

یہ دنیا ایک باغ کی حیثیت رکھتی ہے جیسے مالی یہ نہیں چاہتا کہ کوئی انسان اس کے خوبصورت اور محنت اور پیار سے لگائے پودے کو نقصان پہنچائے اس طرح یہ بات خدا کے غضب کو بھڑکانے والی ہے کہ خدا کے بندوں کو نفرت اور گھٹیا نگاہ سے دیکھا جائے۔

علاوہ زبانی تقاریر کے اس اجتماع میں خدا تعالےٰ کے فضل سے تقریباً دو صد کے قریب ٹریکٹ اور پمفلٹ تقسیم کئے گئے۔ اور مختلف مذاہب کے ماننے والوں سے ملاقات کا عمدہ موقعہ ملا۔ اور انہیں پیغام حق پہنچانے کی سعادت حاصل ہوئی۔ اس کانفرنس میں شرکت سے تقریباً تین ہزار نفوس کو احمدیت سے تعارف ہوا۔ پڑھے لکھے سنجیدہ افراد کو انفرادی رنگ میں بھی تبلیغ کا موقعہ ملا۔ شری سنت فتح سنگھ جی مہاراج سے بھی تعارفی ملاقات ہوئی۔

اس تمام جدوجہد کا سہرا شری ششیش منی جی مہاراج دہلی کے سر پر ہے جو کہ دہلی سے پیدل چل کر اس نیک مقصد کے لئے یہاں تشریف لاتے اور مختلف مذاہب کے ماننے والوں کو ایکتا۔ محبت اور پیار پیدا کرنے کا پیغام دیا۔ ہم احباب جماعت احمدیہ آپ کے خاص طور پہ ممنون ہیں۔

—— (۲) ——

بٹالہ میں تقریر

واپس آتے وقت یہ پروگرام بنے پایا کہ مورخہ 14/1/68 کو بٹالہ میں بھی ایسی ہی ایک کانفرنس منعقد کی جائے۔ اور اس میں بھی جماعت احمدیہ کے نمائندہ کی تقریر ہو۔ پروگرام کے مطابق حضرت ناظر دعوۃ و تبلیغ نے مکرم مولوی شریف احمد صاحب امینی فاضل مولوی بشیر احمد صاحب خادم اور خاکسار کو اس میں شمولیت کے لئے روانہ فرمایا۔ قادیان کے اور دوستوں کو بھی جب اس کانفرنس کا علم ہوا تو قریباً پچیس کے احباب جماعت قادیان سے بٹالہ پہنچ گئے۔

اس کانفرنس میں مکرم مولوی شریف احمد صاحب امینی فاضل نے بڑے ہی پیار بھرے اور سلجھے ہوئے انداز میں تقریر فرمائی۔ اور فرمایا کہ ہم سب خدا کے بندے ہیں۔ اور وہ خدا ہم سب کا رب ہے۔ اس سے محبت کرنے کا مطلب یہ ہے کہ ہم اس کے بندوں کے ساتھ محبت کریں۔ یہی انسانیت کا تقاضا ہے کہ انسان انسان سے محبت پیار کرنا شروع کر دے اور ایک پاک صاف اور پوتر معاشرے کو اس زمین پہ جنم دے۔ اگر یہ نہیں تو نہ دھرم کو ماننے کا مقصد پورا ہو سکتا ہے۔ اور نہ انسان کہلانے کا۔

اگر حقیقی شانتی اور اطمینان کی تلاش ہے تو ہم سب کو اپنے اندر ایک نیک تبدیلی پیدا کرنے کی ضرورت ہے۔ جب ہم اپنے اندر ایک پوتر انقلاب پیدا کر لیں گے تو سمجھو کہ ہمیں حقیقی سکھ شانتی۔ اور اطمینان قلب حاصل ہو گیا۔ ویسے تو وہ لوگ جو رات دن ہلاکت خیز اسلحہ بنانے میں مصروف ہیں۔ وہ بھی دنیا والوں کو یہی پیغام سناتے ہیں کہ گھبراؤ نہیں ہم نے ایسے سامان تیار کر لئے ہیں جس سے ہم دنیا والوں کو چند منٹوں کے اندر اندر شانت کر سکتے ہیں۔ خدا تعالےٰ کے فضل سے محترم مولانا کی تقریر کا سامعین پہ بہت اچھا اثر پڑا۔ اور آپ کی تقریر کو پسند کیا گیا۔

آپ کی تقریر کے بعد ششیش منی جی مہاراج نے بھی اپنے ہندی شبدوں کے ذریعہ بعض نہایت سبق آموز نصائح بیان کیں اور سب کو ایکتا اور محبت پیار سے رہنے کی تلقین کی۔

اس کانفرنس میں بھی ہماری طرف سے چار صد کے قریب پمفلٹ اور ٹریکٹ تقسیم کئے گئے۔ اور تبلیغی کتب کا ایک سیٹ بطور تحفہ جس میں اسلامی اصول کی فلاسفی پیغام صلح وغیرہ جناب ششیش منی جی مہاراج کی خدمت میں پیش کیا گیا۔ جسے آپ نے نہایت خوشی سے قبول فرمایا اور فرمایا میں پٹھانکوٹ جا کر اس کو ضرور مطالعہ کروں گا۔

احباب جماعت سے درخواست ہے کہ دعا فرماویں کہ ان کانفرنسوں کے نیک نتائج پیدا ہوں۔ اور ملک میں ایکتا۔ محبت اور پیار کی فضا پیدا ہو جائے۔

درخواستہائے دعا

۱۔ عزیزم برادرم [illegible] صاحب مبلغ جماعت احمدیہ کیرنگ۔ تقریباً عرصہ ایک سال ہوا سخت بیمار چلے آ رہے ہیں [illegible] دوران میں عارضی طور پر افاقہ سے [illegible] وجہ [illegible] علاج کے مستقل [illegible] خاطر خواہ اثر ظاہر نہیں ہو رہا [illegible] زیادہ [illegible] کی [illegible] کی گھبراہٹ اور کمزوری بڑھتی [illegible] اصل مرض کے علاوہ دیگر عوارض بھی رونما ہو رہے ہیں۔ اسی طرح برادرم مکرم مولوی سید محمد حسام الدین صاحب منتظم مدرسہ احمدیہ بھدرک کا اچانک بول و براز بند ہو جانے کی وجہ سے کٹک میڈیکل ہسپتال میں اپریشن ہوا ہے جملہ احباب جماعت خاص توجہ اور التزام کے ساتھ دعائیں کریں کہ اللہ تعالےٰ ہر دو مریضوں کو محض اپنے فضل سے صحت کاملہ و عاجلہ عطا کرے۔ آمین۔

خاکسار سید محمد زکریا احمدی عفی عنہ صدر جماعت احمدیہ بھدرک

۲۔ خاکسار کا بھائی شاہد احمد امسال میٹرک کا امتحان دینے والا ہے اس کی اعلیٰ کامیابی کے لیے۔

۳۔ میرے خسر صاحب جناب مولوی سید عبدالباری صاحب کا اپریشن کٹک میں [illegible] ہونے والا ہے۔ انکے کامیاب اپریشن اور صحتیابی کے لیے۔

۴۔ میری ہمشیرہ سیدہ رضیہ بیگم اہلیہ مولوی سید فضل عمر کٹکی ہمیشہ بیمار رہتی ہیں ان کی صحتیابی کے لئے۔ اور میرے والد صاحب آجکل بہت کمزور ہو گئے ہیں انکی صحتیابی اور درازی عمر کے لئے احباب دعا فرمائیں۔

خاکسارہ سیدہ اُم الہدیٰ مستورہ بیگم احمدی [illegible] کیرنگ گاڈُولا ضلع کٹک۔

علمی و دینی تصانیف کے لئے فضل عمر فاؤنڈیشن کا ضروری اعلامیہ

برائے سال ۱۹۶۸ء

ضروری نوٹ:۔ فضل عمر فاؤنڈیشن کی طرف سے گزشتہ سال ۱۹۶۷ء کے لئے دینی علمی تصنیفات کے مسودات بھجوانے کی دعوت دی گئی تھی۔ ان مقابلہ جات کے مسودات بھجوانے کی آخری تاریخ یکم مارچ ۱۹۶۸ء ہے۔ جو احباب شمولیت کی اطلاع بھجوا چکے ہیں ان کو اپنے مسودات مقررہ تاریخ یعنی یکم مارچ ۱۹۶۸ء تک دفتر فضل عمر فاؤنڈیشن میں بھجوا دینے چاہئیں۔

سال رواں یعنی ۱۹۶۸ء (یکم جنوری تا ۳۱ر دسمبر ۱۹۶۸ء) کے لئے بورڈ آف ڈائریکٹرز فضل عمر فاؤنڈیشن نے جو اعلامیہ منظور فرمایا ہے اُسے ذیل میں شائع کیا جاتا ہے اور جماعت احمدیہ کے جملہ اہل قلم اصحاب کی خدمت میں درخواست کی جاتی ہے کہ وہ ۱۹۶۸ء کے لئے اعلامیہ کے مقررہ عنوانات میں سے اپنی پسند کے عنوان کا انتخاب کر کے دفتر فضل عمر فاؤنڈیشن کو جلد تر مطلع فرما دیں تاکہ ان کے اسماء گرامی مع عنوانات ریکارڈ کر لئے جائیں۔ ۱۹۶۸ء کے لئے مسودات بھجوانے کی آخری تاریخ یکم نومبر ۱۹۶۸ء ہوگی۔

سنہ ۱۹۶۷ء کے مقابلہ میں شامل ہونے والے دوست اس سال کے مقابلہ میں بھی شامل ہو سکتے ہیں۔ اعلامیہ کا متن درج ذیل ہے:۔

"حضرت خلیفۃ المسیح الثانی رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے جلسہ سالانہ ۱۹۴۹ء کے موقعہ پر جماعت کے سامنے سلسلہ کتب کی تصنیف کے بارے میں ایک جامع سکیم رکھی تھی۔ اس سکیم کی ترغیب کے لئے فضل عمر فاؤنڈیشن کی طرف سے ایک ایک ہزار روپے کے پانچ انعامات مقرر کئے گئے ہیں۔ یہ انعامات ان کتب کے لئے مقرر کئے گئے ہیں جو مندرجہ ذیل وسیع عنوانات کی شقوں میں سے کسی ایک شق کے تحت آجائیں۔

پہلا انعام۔ بنیادی اسلامی عقائد مثلاً ہستی باری تعالیٰ۔ صفات الٰہیہ۔ ضرورت نبوت۔ معیار شناخت نبوت۔ دعا۔ قضاء و قدر۔ بعث بعد الموت۔ بہشت و دوزخ۔ معجزات۔ ضرورت شریعت وغیرہ۔

دوسرا انعام۔ اسلامی عبادات اور اسلامی اخلاق کا کوئی پہلو۔

تیسرا انعام۔ تاریخ مذہب۔ تاریخ انبیائے سابقہ۔ تاریخ اسلام۔ کسی ملک میں اسلام پھیلنے کی تاریخ۔ تاریخ احمدیت۔ .... صحابہؓ یا کسی ممتاز مسلمان کی تاریخ و سیرت وغیرہ۔

چوتھا انعام۔ اسلامی اقتصادیات۔ کسی دنیوی علم کی ترقی کے لئے مسلمانوں کی تحقیق اور اس کی ترقی میں ان کا حصہ۔

پانچواں انعام۔ کوئی علمی موضوع جو اوپر کی شقوں میں شامل نہ ہو۔

شرائط:۔ ۱۔ یہ انعام ہر سال دیا جائے گا اس کے لئے سال یکم جنوری سے ۳۱ر دسمبر تک شمار ہوگا۔

۲۔ مقابلہ میں وہی مسودات کتب شامل کئے جا سکیں گے جو یکم نومبر تک دفتر فضل عمر فاؤنڈیشن میں موصول ہو جائیں گے۔

۳۔ یہ ضروری ہوگا کہ کتاب شائع شدہ نہ ہو بلکہ صرف مسودہ بھجوایا جائے گا۔

۴۔ یہ مسودہ بیس ہزار الفاظ سے کم نہ ہو۔

۵۔ پرانی کتب زیر غور نہ آئیں گی۔

۶۔ انعام حاصل کرنے کے لئے ایک خاص علمی اور تحقیقی معیار مقرر کیا گیا ہے۔ اس معیار پر اترنے کا فیصلہ اور انعام کے قابل سمجھے جانے کا فیصلہ ایک بورڈ کرے گا جس کا تقرر اس غرض کے لئے صدر فضل عمر فاؤنڈیشن کی طرف سے ہوا کرے گا اس بورڈ کا فیصلہ آخری اور قطعی ہوگا۔ اور اس کے خلاف کسی عدالت میں چارہ جوئی نہ ہو سکے گی۔

۷۔ ضروری نہ ہوگا کہ ہر سال یہ انعام ضرور دیا جائے۔ بلکہ اگر کسی سال کسی شق میں کوئی مضمون بھی معیار پر پورا نہ اترے تو اس سال انعام نہ دیا جائے گا۔

۸۔ انعام حاصل کرنے والے مضمون کا کاپی رائیٹ مصنف کا ہوگا لیکن انعامی مقالہ یا تصنیف کے پہلے حصہ کو بصورت اقتباس شائع کرنے کا فضل عمر فاؤنڈیشن کو حق ہوگا اور اگر تین سال تک انعامی مقالہ یا تصنیف کو مصنف شائع نہ کرے تو کاپی رائٹ فضل عمر فاؤنڈیشن کا ہو جائے گا۔ مقالہ نویسندگان اپنے اپنے مقالوں کی کم از کم دو جلد کا پیاں فاؤنڈیشن کے دفتر میں بھجوائیں۔

۹۔ مندرجہ بالا پانچوں شقوں کے وسیع عنوانات کے ماتحت کسی عنوان کا قائم کرنا خود مصنف کا کام ہوگا۔ مگر بہتر ہوگا کہ عنوان کے متعلق وہ صدر سے استصواب کرے۔

۱۰۔ اس امر کا فیصلہ کہ کوئی مضمون کس شق کے تحت آتا ہے یا یہ کہ کسی شق کے تحت بھی نہیں آتا۔ صدر فضل عمر فاؤنڈیشن کا کام ہوگا اور اس بارے میں اس کا فیصلہ قطعی اور آخری ہوگا۔

خاکسار شیخ مبارک احمد
سیکرٹری فضل عمر فاؤنڈیشن ربوہ

پوسٹ ماسٹر صاحب انبالہ کی چٹھی خریداران بدر کے نام!!!

بدر کی رجسٹریشن کے سلسلہ میں بچاس خریداروں کے نام ہر جناب پوسٹ ماسٹر صاحب انبالہ کی خدمت میں بھیجے جاتے ہیں اور بعض اوقات اُن میں سے کسی کے نام بھی اُن کی طرف سے چٹھی لکھی جاتی ہے کہ کیا آپ واقعی خریدار بدر ہیں۔ اور رکھتے ہیں وغیرہ۔ اس سلسلہ میں ضروری ہے کہ اُن کو صحیح معلومات سے بواپسی ڈاک مطلع کیا جائے کہ ہاں واقعی ہم خریدار ہیں اور بدر سولہ سال سے باقاعدگی سے ہر ہفتہ شائع ہوتا ہے۔ امید ہے کہ خریداران بدر خاص توجہ فرمائیں گے۔

مینیجر بدر

دعا کے لئے گذارش

مجھے کھانسی کی سخت تکلیف ہے جس کی وجہ سے رات بھر نیند نہیں آتی۔ بتاریخ ۲۶؍۲۷ر جنوری رات میرے مکان میں چوری ہوگئی۔ دو ہزار کا سامان چلا گیا ہے ہم لوگ بہت پریشان ہیں۔ تمام احمدی بھائیوں اور بہنوں سے میری گذارش ہے کہ وہ درد دل سے دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ مجھے ان پریشانیوں سے نجات بخشے۔ نقصان کی جلد تلافی فرما دے۔

خاکسار مشتاق احمد احمدی
چوکی حسن ضلع چھپرہ سارن

ہمارے ایک درویش بھائی کو صدمہ!

مکرم بشیر احمد صاحب حافظ آبادی درویش کے والد محترم حضرت میاں محمد مراد صاحب آف پنڈی بھٹیاں ضلع گوجرانوالہ بتاریخ ۵؍۱؍۶۸ کو وفات پا گئے ہیں۔ انا للہ وانا الیہ راجعون۔ حضرت مرحوم بلند پایہ مخلص بزرگ تھے۔ احمدیت کے لئے بے شمار قربانیاں دیں اور مخالفین کی مخالفتوں کا شکار رہتے رہے۔ مگر ہمیشہ استقلال دکھایا۔ خدا تعالیٰ کے فضل سے آپ کے پانچ بیٹے اور ایک بیٹی اپنے باپ کی طرح بہت مخلص ہیں ۲۵ پوتے پوتیاں ۳۲ ہیں۔ پانچ بیٹوں میں سے مکرم بشیر احمد صاحب کو درویشی کی نعمت حاصل ہوئی ہے۔ احباب مرحوم کی بلندیٔ درجات کیلئے دعا فرمائیں اللہ تعالیٰ جملہ پسماندگان کو صبر جمیل کی توفیق دے اور مرحوم میاں صاحب کے نقش قدم پر چلائے آمین۔ ایڈیٹر

(بقیہ صفحہ ۹)

کہ جھوٹے اور بدعہد اس کی جزا سے کبھی "ناامید یافتہ" نہیں ہوتے۔

یہ بھی یاد رکھیں کہ خدا تعالیٰ کے پیارے بندے سیدنا حضرت مصلح موعود رضی اللہ عنہ نے آپ لوگوں کے حق میں جو پیشگوئی کر رکھی ہے وہ ہر آن پوری ہوتی رہے گی۔ کاش آپ لوگ اس سے عبرت پکڑیں اور اپنی ناقبت برباد کرنے سے باز آجائیں۔ حضور رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا تھا

سہ

پھر بھی مغلوب رہو گے مرتے تا یوم البعث
ہے یہ تقدیر خدا اور کہ تقدیر دلہ سے
ماننے والے مرے بڑھ کے رہیں گے تم سے
یہ قضا وہ ہے جو ہرگز نہ ملے گی نہ تدبیر دل...

پیغامی مشن

"چراغ سحر"

اہلِ پیغام کے حسرتناک انجام کا ایک عبرت انگیز سچا واقعہ

(اور)

ایک مفید تجویز!

از مکرم مولوی خورشید احمد صاحب پربھاکر قادیان

آج سے سترہ سال قبل کی بات ہے۔ نومبر ۱۹۷۹ء پانچ بجے شام کی ٹرین سے بزرگوں اور دوستوں کی دردمندانہ دعاؤں کے ساتھ نظارت دعوۃ و تبلیغ قادیان نے مجھے بنارس تبلیغ کے لئے روانہ فرمایا۔ حفاظتی پولیس پنجاب کی سرحد جگادھری تک مجھے پہنچانے ساتھ گئی۔ آزاد ہندوستان کی آزاد فضا میں یہ میرا پہلا تبلیغی سفر تھا۔

بنارس میں جماعت احمدیہ کی اپنی مسجد ہے۔ اسی میں دارالتبلیغ کے کمرے ہیں۔ چنانچہ خاکسار بھی اسی دارالتبلیغ میں قیام پذیر ہوا۔ جماعتی تعلیم و تربیت کے ساتھ ساتھ فریضہ تبلیغ بھی سرانجام دینا شروع کیا۔ تھوڑے ہی دنوں میں خاکسار کو معلوم ہوا کہ بنارس میں ایک گھرانہ اہلِ پیغام لاہور سے تعلق رکھتا ہے۔ چنانچہ خاکسار بھی وہاں جا نکلا۔ محترم ڈاکٹر خدا بخش صاحب بڑے اخلاق اور شرافت سے پیش آئے۔ قادیان شریف کا حال پوچھتے رہے اور اس پُر آشوب ماحول میں ۳۱۳ احمدیوں کے مرکز میں ڈٹے رہنے پر بڑا ہی تعجب کرتے رہے۔ خاکسار کے ساتھ ان کا برتاؤ شفقت کا رنگ رکھتا تھا۔ تبلیغی سلسلہ میں انہوں نے بہت سی نصائح فرمائیں۔ میں نے ان کو اپنا مہربان پایا۔

مذہبی مسائل پر گفتگو ہوئی۔ ان کا علم کافی وسیع تھا۔ جو بات میں پیش کرتا وہ اسے تسلیم کر لیتے۔ آخر میں میں نے فیصلہ کیا کہ اہلِ پیغام حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے اصل مقام کو تسلیم نہیں کرتے۔ کیوں نہ ڈاکٹر صاحب کے سامنے یہی مسئلہ رکھا جائے۔ چنانچہ ایک دن خاکسار اپنے ساتھ حقیقۃ الوحی لے گیا جس میں حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے تحریر فرمایا ہے کہ

"میں صرف نبی نہیں کہلا سکتا بلکہ ایک پہلو سے نبی اور ایک پہلو سے امتی" (حقیقۃ الوحی صفحہ ۱۵۰ حاشیہ)

دورانِ گفتگو میں ڈاکٹر صاحب نے حقیقۃ الوحی کی طرف اشارہ کرتے ہوئے پوچھا کہ کیا یہ حقیقۃ الوحی ہے؟ میرے اثبات میں جواب دینے پر خود ہی کہا کہ شاید آپ اس لئے لائے ہیں کہ میں حضرت مسیح موعود علیہ السلام کو نبی تسلیم کرتا ہوں یا نہیں؟ میں نے کہا کہ ڈاکٹر صاحب سچی بات تو یہی ہے۔ یہ سنتے ہی وہ اپنی جگہ سے اُٹھ کھڑے ہوئے۔ اور مجھے گھر کی بیٹھک میں لے گئے۔ اور الماریاں کھول کر کتب دکھائیں جن میں سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی جملہ کتب، رسائل، رسائل، اخبارات اور دیگر بیسیوں کتابیں تھیں۔

اسی جگہ بیٹھ کر بتایا۔ کہ میں نے سلسلہ کا سارا لٹریچر پڑھا ہے ہم لوگ (اہلِ پیغام) حضرت مسیح موعود علیہ السلام کو خدا تعالیٰ کا سچا نبی تسلیم کرتے ہیں اور پیغام صلح میں اس قسم کا ایک حلفیہ بیان بھی شائع ہو چکا ہے لیکن مولوی صاحب! اصل غرض تو تبلیغ و اشاعت اسلام ہے۔ مرزا صاحب کی نبوت کا ڈھنڈورا پیٹنے کی کیا ضرورت ہے؟

اتفاقاً اسی وقت ان کے لڑکے گھر کے اندر داخل ہوئے۔ ڈاکٹر صاحب نے آواز دے کر ان کو بلایا اور بڑی محبت کے انداز میں میرا ان سے تعارف کرایا کہ مولوی صاحب قادیان شریف سے تشریف لاتے ہیں۔ اور آج بھی قادیان میں احمدی آباد ہیں۔ لیکن ان کے صاحبزادے نے کوئی خاص توجہ نہیں دی اور گھر کے اندر چلے گئے۔ ڈاکٹر صاحب نے باتیں کرتے ہوئے بڑی حیرت سے کہا۔ مولوی صاحب! میں بھی چراغ سحری ہوں۔ میرے بعد اندھیرا ہی اندھیرا ہے۔ گویا ؎

"چراغِ سحر ہوں بجھا چاہتا ہوں"

بچوں کو احمدیت سے کوئی لگاؤ نہیں۔ اس کی شادی بھی غیر احمدیوں میں ہوئی ہے۔ نماز سے اسے کچھ واسطہ نہیں۔ انہوں نے کچھ اس غم و اندوہ اور حسرت و یاس سے یہ باتیں کیں کہ میں بھی آبدیدہ ہو گیا۔

آج اس واقعہ کو سترہ برس گذر چکے ہیں ڈاکٹر صاحب مرحوم کا چہرہ آج بھی میرے سامنے ہے اور ان کا حسرت بھرے لہجہ میں فرمانا کہ

"چراغِ سحر ہوں بجھا چاہتا ہوں"

میرے کانوں میں گونج رہا ہے۔ واقعی آج بنارس میں اہلِ پیغام کا "چراغِ سحر" بھی بجھ چکا ہے کیونکہ اب بنارس میں جماعت لاہور سے تعلق رکھنے والا کوئی فرد موجود نہیں۔ میں نے پریذیڈنٹ جماعت احمدیہ بنارس کو لکھا کہ بنارس میں انجمن احمدیہ اشاعت اسلام لاہور سے تعلق رکھنے والے کسی فرد کا پتہ دیا جائے۔ جس کے جواب میں محترم پرنسپل عبدالسلام صاحب ایم۔ اے احمدی نے تحریر فرمایا کہ:-

"محلہ تلیا باغ میں ڈاکٹر خدا بخش صاحب پیغامی رہا کرتے تھے۔ ان کا انتقال ہو چکا ہے۔ ان کی اولاد کی شادیاں غیر احمدیوں میں ہوئی تھیں۔ وہ سارے کے سارے غیر احمدیوں میں شامل ہیں احمدیت سے ان کا کچھ تعلق نہیں۔ اس کے علاوہ ایک صاحب پیغامی یہاں ہوتے تھے۔ جو ملازمت کے سلسلے میں ضلع جون پور میں چلے گئے ہیں۔ پورے بنارس میں ایک بھی پیغامی نہیں ہے"

ڈاکٹر صاحب کے مصرعہ پر مجھے مرزا غالب کا ایک شعر یاد آ گیا۔ مرزا صاحب بڑھاپے کی وجہ سے لاٹھی ٹیکتے آہستہ آہستہ چل رہے تھے۔ کسی دوست نے کہا کہ یہ دھیمی چال عمر کا تقاضا ہے۔ مرزا صاحب نے فی البدیہہ کہا ؎

یہ جو دھیمے قدم ضعف پیری سے نہیں
سُست ہوں اسلئے منزل قریب ہے

مرزا غالب تو اپنی منزل (موت) قریب دیکھ کر خدا تعالیٰ پر توکل کر چکے تھے۔ مگر اہلِ پیغام کو اپنی منزل (موت) قریب دیکھ کر پھر بھی اعتبار نہیں آتا۔ ڈاکٹر خدا بخش صاحب مرحوم نے جس حلفیہ بیان کی طرف اشارہ کیا تھا۔ مجھے اس کی تلاش رہی آخر ایک دن وہ حوالہ مل ہی گیا جو درج ذیل ہے:-

"معلوم ہوا ہے کہ بعض احباب کو کسی غلط فہمی میں ڈالا گیا ہے کہ اخبار ہذا (پیغام صلح) کے ساتھ تعلق رکھنے والے احباب یا ان میں سے کوئی ایک سیدنا و ہادینا حضرت مرزا غلام احمد صاحب مسیح موعود و مہدی معہود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے مدارج عالیہ کو اصلیت سے کم یا استخفاف کی نظر سے دیکھتا ہے ہم تمام احمدی جن کا کسی نہ کسی صورت میں پیغام صلح سے تعلق ہے۔ خدا تعالیٰ کو جو دلوں کے بھید جاننے والا ہے۔ حاضر و ناظر جان کر علی الاعلان کہتے ہیں کہ ہماری نسبت اس قسم کی غلط فہمی بہتان ہے ہم حضرت مسیح موعود کو اس زمانہ کا نبی اور رسول اور نجات دہندہ مانتے ہیں اور جو درجہ حضرت نے اپنا بیان فرمایا ہے اس سے کم بیش کرنا موجب سلب ایمان سمجھتے ہیں۔ ہمارا ایمان ہے کہ اب دنیا کی نجات حضرت نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم اور آپ کے غلام حضرت مسیح موعود علیہ السلام پر ایمان لائے بغیر نہیں ہو سکتی" (پیغام صلح مورخہ ۱۶ را کتوبر ۱۹۱۳ء صفحہ ۲)

غالباً یہی وہ حلفیہ بیان ہے جس کا ذکر ڈاکٹر خدا بخش صاحب مرحوم نے بنارس میں کیا تھا۔ یہ تحریر حضرت خلیفۃ المسیح الاوّل رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے زمانہ میں اخبار پیغام صلح سے متعلق جمیع افراد کی طرف سے شائع ہوئی۔ جس کی تردید اہل پیغام نے کبھی نہیں کی۔

ایک مفید تجویز:- اگر انجمن اشاعت اسلام لاہور اور ان کے آرگن پیغام صلح کے ادارہ کو حق اور راستی کے ساتھ کچھ بھی تعلق ہے۔ اور یہ لوگ اپنے انہیں خیالات و نظریات پر اب بھی قائم ہیں اور کسی طرح کی تبدیلی ان کے عقائد میں نہیں آئی تو کیا وہ اس اعلان کو پیغام صلح میں اب بھی شائع کرنے کے لئے تیار ہیں۔ اگر جرأت ایمانی کا ثبوت دیتے ہوئے اعلان کو شائع کر دیں تو سب اختلافی باتیں ختم ہو جاتی ہیں۔

اور اگر آپ لوگ اس بات کے لئے تیار نہ ہوں اور ہمارا یقین ہے کہ اہل پیغام مر جائیں گے مگر اس [illegible] کو کسی صورت میں اس وقت شائع کرنے کو تیار نہ ہونگے تو وہ یاد رکھیں کہ خدا کی نصرت [illegible] ہے وہ [illegible] ہمیشہ کی حرمان اور بے نصیب رہیں گے جیسے کہ اب تک [illegible] آنے والا ہر نیا دن اُن کے لئے حسرت و یاس کی خبر لائے گا۔ [illegible] خدا تعالیٰ کی سنت جو آرہی ہے [illegible] (باقی صفحہ ۲ کالم ۲ پر)

وصـــــــــایا

نوٹ:۔ وصیتیں منظوری سے پہلے اس لئے شائع کی جاتی ہیں کہ اگر کسی دوست کو کسی وصیت کے بارے میں کسی جہت سے کوئی اعتراض ہو تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز بہشتی مقبرہ کو دی جائے۔ سیکرٹری بہشتی مقبرہ قادیان

وصیت نمبر ۱۳۶۷۸۔ میں مقتدر محی الدین کتور ولد محی الدین صاحب کتور قوم احمدی پیشہ تجارت عمر اندازاً ۳۶ سال تاریخ بیعت ۱۹۶۱ء ساکن اگی ڈاکخانہ اگی براستہ ایم کے ہبلی ضلع بلگام صوبہ میسور بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۱۲ ر اکتوبر ۱۹۶۷ء حسب ذیل وصیت کرتا ہوں۔

(۱) میری جائداد غیر منقولہ ایک مکان واقع موضع اگی محلہ مسجد قیمتی جائداد چار ہزار روپیہ ہے یہ میرا ذاتی تعمیر کردہ مکان بلا شرکت غیرے ہے۔ ایک جدی مکان قیمتی چار ہزار روپیہ کا ہے جو والد محترم کے انتقال کے وقت ہم چار بھائیوں اور تین بہنوں میں مشترک تھا۔ گویا میرا حصہ اس میں ۱/۷ ہے۔ لیکن قبولیت احمدیت کے بعد میرے حصہ پر بھی میرے بھائی قابض ہو چکے ہیں۔ اور شدید مخالفت کی وجہ سے ابھی مجھے میرا حصہ نہیں دیا جا رہا۔ اگر کسی وقت مجھے اس کا حصہ ملا۔ تو میری تمام کی جائداد غیر منقولہ اور آئندہ جو جائداد ہو نیز اس کے دسویں حصہ کی بھی صدر انجمن احمدیہ قادیان کے حق میں وصیت کرتا ہوں۔

(۲) میری آمد کرایہ مکان اندازاً یکصد روپیہ سالانہ اور منافع تجارت نوصد روپیہ سالانہ گویا کل ایک ہزار روپیہ سالانہ ہے۔ اس کے دسویں حصہ کی بھی میں صدر انجمن احمدیہ قادیان کے حق میں وصیت کرتا ہوں۔ میں ہر سال حساب کر کے کمی بیشی سے دفتر بہشتی مقبرہ کو مطلع کر دیا کروں گا۔ انشاء اللہ تعالیٰ۔ ربنا تقبل منا انک انت السمیع العلیم۔ ولا حول ولا قوۃ الا باللہ العلی العظیم۔ کاتب الحروف۔ ملک صلاح الدین نائب وکیل المال نزیل اگی ضلع بلگام ۱۷/۱۰/۶۷۔

العبد مقتدر محی الدین کتور ساکنہ اگی۔

گواہ شد۔ مخدوم حسین خادم مسجد مبارک قادیان حال مقیم دھارواڑ ۱۲/۱۰/۶۷۔

گواہ شد۔ منصور مقتدر صاحب کتور ساکن اگی ڈاکخانہ خاص براستہ ایم۔ کے ہبلی ضلع بلگام صوبہ میسور۔

وصیت نمبر ۱۳۶۷۰۔ ایس۔ ایم محمد عثمان ولد محمد علی صاحب قوم شیخ پیشہ تجارت عمر ۵۲ سال تاریخ بیعت ۱۹۳۵ء ساکن سرب ڈاکخانہ سرب ضلع شیموگہ صوبہ میسور سٹیٹ بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۲۸/۵/۶۷ حسب ذیل وصیت کرتا ہوں۔

میری اس وقت جائداد صرف ایک رہائشی مکان ہے۔ اور اس کا میں واحد مالک ہوں یہ شہر کے صدر بازار میں برلب سڑک واقع ہے۔ اس کے شمال میں میونسپل روڈ ہے۔ مشرق میں فقیر احمد نامی شخص کا مکان ہے۔ مغرب میں عبدالرزاق کا مکان ہے۔ اور جنوب میں برشپا نامی ایک ہندو کے مکان کا عقبی حصہ ہے۔ اس کی لمبائی ۸۰ فٹ اور چوڑائی ۳۰ فٹ ہے۔ اور موجودہ قیمت تقریباً پندرہ ہزار روپیہ ہے۔ اس کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ قادیان کرتا ہوں۔ اگر اس کے بعد کوئی اور جائداد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتا رہوں گا۔ اور اس جائداد پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی لیکن میرا گذارہ ماہوار آمد پر ہے۔ جو تجارت کے ذریعہ ہے۔ اور اس وقت میری ماہوار آمد ۸۰/- روپے ہے۔ میں تا زیست اپنی ماہوار آمد کا ۱/۱۰ حصہ داخل خزانہ صدر انجمن احمدیہ قادیان کرتا رہوں گا۔ اور یہ بھی بحق صدر انجمن احمدیہ قادیان وصیت کرتا ہوں کہ میری جائداد جو بوقت وفات ثابت ہو اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان ہوگی۔ اور اگر میں کوئی روپیہ اس جائداد کی قیمت کے طور پر داخل خزانہ صدر انجمن احمدیہ قادیان وصیت کی مد میں کروں تو اس قدر روپیہ اس کی قیمت سے منہا کر دیا جائے گا۔ فقط

العبد موصی ایم محمد عثمان ۲۸/۵/۶۷

گواہ شد (۱) خاکسار حکیم محمد دین عفی عنہ مبلغ سلسلہ عالیہ احمدیہ (۲) گواہ شد ایم عبداللطیف محمد حنیف (۳) گواہ شد ایم منصور احمد فرزند ایم محمد عثمان صاحب (۴) گواہ شد۔ ایم نثار احمد فرزند ایم محمد عثمان صاحب)

وصیت نمبر ۱۳۶۷۱۔ میں ایم عبدالرحمن ولد محمد صاحب قوم شیخ پیشہ تجارت عمر ۲۰ سال تاریخ بیعت ۱۹۲۶ء ساکن سرب ڈاکخانہ سرب ضلع شیموگہ صوبہ میسور سٹیٹ بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۲۸/۵/۶۷ حسب ذیل وصیت کرتا ہوں:۔

میری اس وقت جائداد ایک رہائشی مکان ہے۔ اور اس کا میں واحد مالک ہوں یہ مکان سرب ٹاؤن میں بریب میونسپل روڈ واقع ہے جس کی لمبائی ۱۰۰ فٹ اور چوڑائی ۲۵ فٹ ہے۔ اس کے شمال میں بجرزہن بکیا نامی ہندو کی ہے۔ مشرق میں نور احمد صاحب فرزند خاکسار کی ایک قطعہ زمین ہے۔ مغرب میں حضرت صاحب نامی شخص کا مکان ہے۔ جنوب میں میونسپل روڈ ہے۔ اس کی قیمت تقریباً چار ہزار روپے ہے۔ اس کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ قادیان کرتا ہوں۔ اگر اس کے بعد کوئی اور جائداد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتا رہوں گا۔ اور اس جائداد پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی۔ لیکن میرا گذارہ ماہوار آمد پر ہے۔ جو تجارت کے ذریعہ ہے۔ اور اس وقت میری ماہوار آمد ۵۰/- روپے ہے میں تا زیست اپنی ماہوار آمد کا ۱/۱۰ حصہ داخل خزانہ صدر انجمن احمدیہ قادیان کرتا رہوں گا۔ اور یہ بھی بحق صدر انجمن احمدیہ قادیان وصیت کرتا ہوں کہ میری جائداد جو بوقت وفات ثابت ہو اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان ہوگی۔ اور اگر میں کوئی اور رقم اس جائداد کی قیمت کے طور پر داخل خزانہ صدر انجمن احمدیہ قادیان کی وصیت کی مد میں کروں تو اس قدر روپیہ اس کی قیمت سے منہا کر دیا جائے گا۔ فقط ۲۸/۵/۶۷۔

العبد ایم عبدالرحمن۔ گواہ شد (۱) ایم منور احمد (۲) ایم نور احمد فرزند عبدالرحمن صاحب (۳) گواہ شد ایم محمود احمد فرزند عبدالرحمن صاحب (۴) گواہ شد ایم محمد عثمان جنرل پریذیڈنٹ سرب

وصیت نمبر ۱۳۶۷۷۔ میں زبیدہ خاتون بیوہ عابد حسین صاحب قوم احمدی پیشہ خانہ داری عمر ۵۰ سال تاریخ بیعت پیدائشی احمدی ساکن قادیان ڈاکخانہ قادیان ضلع گورداسپور صوبہ پنجاب بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۲ر اگست ۱۹۶۷ء حسب ذیل وصیت کرتی ہوں:۔

میری جائداد اس وقت حسب ذیل ہے۔ نقد روپیہ میرے پاس پانچ سو روپیہ ہے۔ میں اس کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ قادیان کرتی ہوں۔ میری اور کوئی جائداد نہیں ہے۔ اور نہ ہی کسی قسم کی آمد ہے۔ میری وفات کے وقت میری جو جائداد ثابت ہوگی۔ اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان ہوگی۔ الامتہ ○ نشان انگوٹھا زبیدہ خاتون موصیہ

گواہ شد فیض احمد گجراتی درویش ولد حافظ غلام غوث صاحب مرحوم بقلم خود ساکن قادیان محلہ احمدیہ ۶/۸/۶۷۔ گواہ شد غلام قادر ولد عبدالغفار صاحب درویش ساکن قادیان ۶/۸/۶۷

گواہ شد خالد حسین ولد عابد حسین پسر موصیہ ساکن قادیان محلہ احمدیہ ۶/۸/۶۷۔

وصیت نمبر ۱۳۶۷۹۔ میں ناصرہ رضوانہ بنت مکرم جی۔ ایم بشیر احمد صاحب قوم احمدی پیشہ متعلمہ عمر ۱۶ سال تاریخ بیعت پیدائشی احمدی ساکن بنگلور صوبہ میسور بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۲۳ر اکتوبر ۱۹۶۷ء حسب ذیل وصیت کرتی ہوں۔

زیور طلائی ہے کردن جھمکے ایک جوڑی۔ ایک عدد گلے کی چین۔ ایک عدد انگوٹھی جملہ وزنی تین تولے قیمت چار صد اسی روپے کے دسویں حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ قادیان کرتی ہوں۔ اس کے علاوہ میری کوئی جائداد منقولہ یا غیر منقولہ نہیں۔ میری یہ وصیت اس جائداد منقولہ و غیر منقولہ پر بھی حاوی ہوگی جو آئندہ میری ملکیت ہو۔ ربنا تقبل منا انک انت السمیع العلیم آمین۔ الامتہ خاکسارہ ناصرہ رضوانہ ۲۳/۱۰/۶۷

گواہ شد۔ بشیر احمد بی۔ ایم۔ ڈی۔ ایم بشیر احمد صاحب والد موصیہ۔ گواہ شد حکیم محمد دین عفی عنہ مبلغ سلسلہ عالیہ احمدیہ بنگلور۔

وصیت نمبر ۱۳۶۸۹۔ میں محمد ظفر اللہ ولد مکرم جی۔ ایم عبدالرحیم صاحب قوم احمدی پیشہ تجارت عمر اندازاً پچیس سال تاریخ بیعت پیدائشی احمدی ساکن بنگلور شہر ڈاکخانہ خاص ضلع بنگلور صوبہ میسور بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۲۴ر اکتوبر ۱۹۶۷ء حسب ذیل وصیت کرتا ہوں۔ میری غیر منقولہ جائداد کوئی نہیں البتہ میرا چوتھا حصہ فرم موسیٰ رضا صاحب اینڈ سنز بنگلور میں ہے۔ میرا حصہ بیس ہزار روپے کا ہے۔ ابھی میں کام سیکھ رہا ہوں۔ اس لئے مجھے فی الحال نوصد روپیہ سالانہ ملتا ہے۔ میں اس جائداد اور آمد اور آئندہ جو جائداد پیدا ہو اس کے دسویں حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ قادیان کرتا ہوں۔ اور آمد اور جائداد کی صورت حال سے دفتر کو مطلع کرتا رہوں گا۔ انشاء اللہ تعالیٰ۔

ربنا تقبل منا انک انت السمیع العلیم۔ کاتب الحروف ملک صلاح الدین ایم۔ اے نائب وکیل المال۔ نزیل بنگلور شہر ۲۴/۱۰/۶۷

العبد محمد ظفر اللہ عفی عنہ ۲۴/۱۰/۶۷۔

گواہ شد محمد امام (مکرم ڈاکٹر محمد امام صاحب سیکرٹری مال جماعت بنگلور شہر)

گواہ شد۔ بی۔ ایم عبدالرحیم صاحب ۲۴/۱۰/۶۷

(مکرم بی ایم عبدالرحیم صاحب والد موصی)

اسلامی تعلیم اس زمانہ میں صرف قابل عمل ہی نہیں بلکہ نہایت ضروری ہے

(بقیہ صفحہ اول)

پائی جاتی تھی۔ ایسے اسلام نے صحیح اعتدال پر قائم فرمایا۔ بہرحال قرآن مجید نے انسانی حقوق کے کسی پہلو کو تشنہ نہیں چھوڑا۔ اصولی طور پر بہر ضرورت کے لئے جامع تعلیم پیش فرمائی ہے اسلام نے اُن سب باتوں کے کرنے کا حکم دیا ہے۔ جن سے روحانیت۔ اخلاق۔ صحیح تمدن اور صحیح سیاست قائم ہوتی ہے اور کمال کو پہنچتی ہے۔ اور اُن تمام باتوں سے منع کیا ہے۔ جو انسان کو اس کمال تک پہنچنے سے محروم کرتی ہیں نیز اسلام نے ایک ضابطۂ قانون پیش کیا ہے۔ جو صرف کسی ایک شخص یا قوم سے تعلق نہیں رکھتا بہت سے افراد اور قوموں سے متعلق ہے۔ اور اس میں اُن تمام مختلف طبیعتوں کا لحاظ رکھا گیا ہے۔ جن کے لئے یہ قانون بنایا گیا ہے۔ اور ایسے احکام دیئے گئے ہیں۔ جن پر ہر شخص اپنی اپنی استعداد کے مطابق عمل کر سکتا ہے اسلام کے تمام احکام تمام انسانوں کے لئے قابل عمل ہیں۔ اور اُن سے کوئی فساد یا نقصان مذہب۔ عقل۔ تمدن۔ اخلاق۔ اقتصاد یا سیاست میں پیدا نہیں ہوگا

حضرت بانی سلسلہ احمدیہ علیہ السلام اس بارہ میں کیا خوب فرماتے ہیں سہ

یا الٰہی تیرا فرقاں ہے کہ اک عالم ہے
جو ضروری تھا وہ سب اس میں مہیا نکلا

نیز فرمایا کہ

"شریعت کے ہر ایک پہلو کو کمال کی صورت میں صرف قرآن حمید نے ہی دکھایا ہے شریعت کے دو بڑے حصے ہیں حق اللہ اور حق العباد۔ یہ دونوں حصے صرف قرآن شریف نے ہی پورے کئے ہیں۔ قرآن کا یہ منصب تھا کہ وحشیوں کو انسان بناوے۔ اور انسان کو با اخلاق انسان بناوے اور با اخلاق انسان سے با خدا انسان بنا دے۔ سو اس منصب کو اُس نے ایسے طور پر پورا کیا جس کے مقابل پر توریت ایک گنگے کی طرح ہے"

(سراج الدین عیسائی کے چار سوالوں کا جواب)

آئندہ روشن مستقبل صرف احمدی بچوں کا ہوگا

سیدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ کی طرف سے وقف جدید کے گیارہویں سال شروع فرمانے کا اعلان تمام جماعتوں کو ارسال کیا جا چکا ہے لیکن جماعتوں کی طرف سے وعدہ جات کی فہرستیں ابھی تک اس رنگ اور جذبہ کے ساتھ موصول نہیں ہو رہی ہیں جس کے ساتھ موصول ہونی چاہیئے تھیں۔ اس لئے جملہ جماعتوں کے صدر صاحبان اور سیکرٹریان مال وقف جدید کرام سے درخواست ہے کہ وہ جلد از جلد وعدہ کنندگان کی فہرستیں خاکسار کے نام ارسال فرمائیں تاکہ یہ فہرستیں اطلاع اور دعا کے لئے حضور ایدہ اللہ تعالیٰ کی خدمت میں ارسال کی جا سکیں۔

سیدنا حضرت اقدس ایدہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا کہ:-

"آئندہ روشن مستقبل صرف احمدی بچوں کا ہوگا اور یہ خدا تعالیٰ ہمارے ذریعہ سے ساری دنیا کو ہدایت دیگا اور دنیا کی سب سے زیادہ دولت بھی تمہیں دیگا یہ الٰہی وعدہ ہے جو اللہ تعالیٰ نے احمدی بچوں سے کر رکھا ہے جب یہ بچے بڑے ہوں گے اور ان کی عمر ۲۵ سال کے قریب ہو گی تو اس وقت یہ دنیا بدل چکی ہو گی۔ اور (انشاء اللہ) صرف احمدیت کی دنیا نظر آئے گی۔ اور پھر وہی لوگ عزت پائیں گے جو سچے احمدی ہوں گے۔

پس اے احمدی بچو! اے مردو! اور اے عورتو! یہ وہ انعام ہے جو اللہ تمہیں دینا چاہتا ہے تم اس کے لئے مالی اور جانی قربانی کا ایسا اعلیٰ نمونہ پیش کرو کہ تم ہی اعلیٰ انعام کے حقدار قرار دیئے جاؤ۔"

پس احباب کے تمام احباب جماعت سے درخواست ہے کہ وہ نہ صرف اپنی اپنی حیثیت کے مطابق خود اس بابرکت تحریک میں حصہ لیں بلکہ اپنی اولادوں کو بھی اس میں شامل کریں تاکہ وہ اپنی ذمہ داریوں کو ابھی سے سمجھنے کے قابل ہو جائیں۔ اسی طرح جماعت کی خواتین کو بھی اس تحریک میں شامل ہونا چاہیئے۔ اور کوشش کی جائے کہ جماعت کا کوئی فرد اس بابرکت تحریک سے باہر نہ رہے۔ اللہ تعالیٰ اپنے فضل سے تمام افراد جماعت کا حافظ و ناصر رہے۔

انچارج وقف جدید صدر انجمن احمدیہ قادیان

اعلان برائے انتخابات جدید جماعتہائے احمدیہ ہندوستان

چونکہ جماعتوں کے انتخابات کی موجودہ عہدیداران کی میعاد ۳۰ر اپریل ۱۹۶۸ء کو ختم ہو جائے گی اس لئے تمام جماعتوں کو لازم ہے کہ نئے عہدیداران کا انتخاب کر کے ۱۵ر اپریل ۱۹۶۸ء سے قبل عہدیداران کی فہرستیں نظارت علیا میں بھجوا دیں۔ نئے عہدیداران یکم مئی ۱۹۶۸ء سے ۳۰ر اپریل ۱۹۷۱ء تک تین سال کے لئے منتخب کئے جائیں گے۔ اور ان کا انتخاب اُن قواعد کے ماتحت ہوگا۔ جو کہ صدر انجمن احمدیہ قادیان کے منظور کردہ زیر ریزولیوشن ۵۵ ۲۵/۳/۱۲ عہدیداران غیر معمولی ریکارڈ ہو چکے ہیں۔ جماعتوں کے پاس قواعد انتخاب پہلے موجود ہونگے پھر بھی اگر درکار ہوں تو بذریعہ پوسٹ کارڈ دفتر ہذا سے منگوائے جا سکتے ہیں۔ جملہ مبلغین کرام اور انسپکٹر صاحبان بیت المال بھی انتخاب کی طرف جماعتوں کو توجہ دلائیں تا انتخابات وقت پر ہو جائیں اور ان کی منظوری بھی بروقت ہو جائے۔

ناظر اعلیٰ قادیان

جیبیں انگڑائیاں لینے لگیں!؟!

کچھ اس رنگ میں جملہ عہدیداران جماعت مبلغین کرام اور صاحب اثر احباب اپنی اپنی جماعتوں میں بدر کی خریداری کے لئے مؤثر طور پر تحریک فرمائیں کہ احباب جماعت کی جیبیں انگڑائیاں لینے لگیں۔ اور کوئی بھی احمدی دوست ایسا نہ ہو جو بدر کا خریدار نہ ہو۔ تاکہ آپ کا پیارا بدر۔ مرکز کا واحد پرچہ اپنے پاؤں پر کھڑا ہو جائے

مینیجر بدر

خبریں!

بمبئی ۱۴ر فروری۔ بھارت کے امور خارجہ کی سابقہ راجیہ منتری شریمتی لکشمی مینن نے آج وکنی ایشیا میں بڑی طاقتوں کے رول کے بارے سیمینار میں تقریر کرتے ہوئے کہا کہ روس اب کشمیر کو بھارت کا انگ نہیں سمجھتا۔ بلکہ اسے ایک مسئلہ سمجھتا ہے جو بھارت اور پاکستان میں بات چیت کے ذریعہ حل ہونا ہے۔ نیپال کے سابق وزیر خارجہ مسٹر ڈی آر ریگمی نے بتایا کہ مسئلہ کشمیر کی بنا پر بڑی طاقتوں کو اس خطہ میں مداخلت کا موقعہ ملا۔ روس نے اپنے ۱۹۵۵ء کا یہ موقف بدل لیا کہ کشمیر بھارت کا حصہ ہے۔ دوسری طرف روس پاکستان کو اب اقتصادی امداد دے رہا ہے۔ دلی یونیورسٹی کے پروفیسر سڑی وی۔ ڈی کامت نے کہا کہ یہ عجیب بات ہے کہ بھارت اور چین کے مسائل پر برطانیہ اور امریکہ اکٹھے مل کر غور کریں۔

میرٹھ ۴ر فروری۔ اتر پردیش میں اب شیخ عبداللہ کو پبلک جلسوں میں تقریر کرنے کی اجازت نہ ہوگی۔ اس بات کا اعلان شام ایک پریس کانفرنس میں ریاستی وزیر اعلیٰ چودھری چرن سنگھ نے کیا۔ انہوں نے بتایا کہ کشمیر کے سلسلہ میں آکشن بند شیخ کے خیالات سے متفق نہیں اور ان کے لقدر رنگا کو ناپسند کرتی ہے

نئی دہلی ۵ر فروری۔ کشمیر کے بارے قومی اتفاق رائے کے لئے تمام بڑی سیاسی پارٹیوں کی میٹنگ بلانے کی تحریک ہو رہی ہے۔ قابل قبول فارمولا وضع کرتے وقت کشمیر میں ہر خیال کی لیڈرشپ کی خواہشات کو پیش نظر رکھا جاسکے گا۔

یہ محسوس کیا جا رہا ہے کہ بھارت کے اندر مسئلہ کشمیر کا حل نکالتے وقت کشمیری عوام اور باقی دیش کے عوام کی خواہشات کو پیش نظر رکھنا چاہیئے۔ یہ کہا جا رہا ہے کہ بھارت نے وعدہ کشمیری عوام سے کیا تھا۔ اس لئے ایسا فارمولہ ہی مسئلہ حل کر سکتا ہے۔ جو کشمیری لیڈروں کو قابل قبول ہو۔ قومی اتفاق رائے پیدا کرنے کے لئے میٹنگ کی تجویز کا سواگت بھارت سرکار بھی کرے گی جس نے اشارۃً کہہ دیا ہے کہ بھارت یونین کے دائرہ کے اندر تصفیہ کے لئے لچک کی گنجائش ہے۔

پورٹ بلیئر ۹ر فروری۔ پردھان منتری شریمتی اندرا گاندھی نے مسلح افواج کو یقین دلایا ہے کہ حکومت فوجوں کو مضبوط بنانے کے لئے ہر ممکن کوشش کرے گی۔ تاکہ وہ زیادہ اہلیت سے اپنی ذمہ داریاں نبھانے کے اہل ہو سکیں۔ انہوں نے بحری جنگی جہاز "میسور" اور بحری بیڑے کے جوانوں اور افسروں کو نشری تقریر میں کہا کہ بھارت کی بری۔ ہوائی اور بحری فوج مضبوط ہے۔ لیکن ہمیں اسے مزید مضبوط بنانے کے لئے بہت کچھ کرنا ہے۔ حکومت پہلے ہی ان مسائل پر غور کر رہی ہے۔

نئی دہلی۔ ۵ر فروری۔ پردھان منتری شریمتی اندرا گاندھی کے لڑکے راجیو کی اطالوی لڑکی مس سونیا مینو سے ۲۵ر فروری کو شادی ہوگی۔ اور اس موقعہ پر صرف قریبی رشتہ دار موجود ہوں گے۔

نئی دلی ۴ر فروری۔ وزیر اعظم ملیشیا تنکو عبدالرحمٰن نے کیراہ راجدھانی میں ایک گوردوارہ کا افتتاح کیا۔ یہ گوردوارہ ملیشیا کے سکھوں نے تعمیر کرایا ہے۔ اس موقع پر تقریر کرتے ہوئے وزیر اعظم تنکو عبدالرحمٰن نے ملیشیا میں بسے ہندوستانیوں کی بڑی تعریف کی۔ اور انہیں ملیشیا کا مکمل وفادار بتایا۔ ایک خبر رساں ایجنسی کے نامہ نگار خصوصی نے کوالالمپور سے اطلاع دی ہے کہ حالانکہ ریاست کا مذہب اسلام ہے۔ پھر بھی ملیشیا میں غیر مسلموں کو اپنے مذہبی عقائد کی مکمل آزادی ہے۔

منظوری ممبران صدر انجمن احمدیہ قادیان

۱۹۶۸ء کے لئے حسب ذیل ممبران صدر انجمن احمدیہ قادیان کی منظوری حضرت اقدس خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے عطا فرمائی ہے۔

(ناظر اعلیٰ قادیان)

۱۔ مکرم مولوی عبدالرحمٰن صاحب ناظر اعلیٰ قادیان
۲۔ مکرم صاحبزادہ مرزا وسیم احمد صاحب ناظر دعوۃ و تبلیغ کمانظر امور عامہ و خارجہ
۳۔ مکرم شیخ عبدالحمید صاحب عاجز بی۔ اے ناظر بیت المال قادیان
۴۔ مکرم منظور احمد صاحب سوز ایم۔ اے ناظر تعلیم
۵۔ مکرم قریشی عطاء الرحمٰن صاحب ممبر
۶۔ مکرم مولوی محمد ابراہیم صاحب فاضل قادیانی ممبر
۷۔ مکرم سیدہ زارت حسین صاحب اڑیسہ ممبر
۸۔ مکرم سید محی الدین احمد صاحب ایڈوکیٹ رانچی ممبر
۹۔ مکرم سیٹھ محمد معین الدین صاحب چنتہ کنٹہ۔ ممبر
۱۰۔ مکرم مولوی محمد عبداللہ صاحب مالا باری ممبر
۱۱۔ مکرم سیٹھ محمد صدیق صاحب بانی کلکتہ ممبر

ضروری اعلان

جماعت احمدیہ کالیکٹ کیرالہ کے انیس افراد کو جماعت میں فتنہ و فساد برپا کرنے کی وجہ سے نظام جماعت سے علیحدگی کی سزا دی گئی تھی۔ ان میں سے دو افراد (۱) آئی۔ کے محمد علی صاحب اور (۲) ایم۔ کے محمد کویا صاحب نے اپنی کوتاہیوں پر اظہار ندامت کرتے ہوئے آئندہ محتاط رہنے کی یقین دہانی پیش کر کے معافی کی درخواستیں دی ہیں جن پر حضور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے از راہ شفقت و مہربانی معافی عطا فرما دی ہے۔ اور اب جماعتی طور پر ان پر کسی قسم کی کوئی پابندی نہیں ہے۔

اللہ تعالیٰ ان دونوں کو معافی مبارک کرے۔ اور آئندہ انہیں ہر رنگ میں محتاط رہنے کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین۔

ناظر امور عامہ قادیان

درخواست دعا

احقر کے بھائی مولوی سید محمد احمد صاحب ابن صحابی حضرت مولوی سید عبدالرحیم صاحب کٹکی رض سابق صدر بائی امیر صوبہ ہند کے اپریشن ضرور نیا بیطوں کی شکایت کی وجہ سے کروا نہیں سکتے ہیں اللہ تعالیٰ اپریشن کا سامان کر دے۔

خاکسار کے تین بچے زیر تعلیم ہیں۔ میاں مظفر احمد میٹرک کی تیاری کر رہا ہے۔ دوسرا لڑکا میاں مبشر احمد میڈیکل کالج لکھنؤ میں متعلم ہے اور بچی سیدہ مشاہدہ بانو ہ۔ ۶۔ ۵۔ ۰ کی تیاری کر رہی ہے۔ اور دو بچے میاں فضل جلیل اور فضل صادق تجارت پیشہ اختیار کئے ہیں اور خدا تعالیٰ کے فضل و نصرت کی امیدیں اسی کی درگاہ پر لگے ہیں اللہ تعالیٰ تجارت میں ترقی اور فروغ عطا فرمائے اور کامیاب کرے۔

احقر کے بڑے لڑکے میاں بشیر احمد کو اللہ تعالیٰ نے اب ایک لڑکی عطا فرمائی ہے۔ اللہ تعالیٰ اسکو خاندان کے واسطے مبارک کرے۔ یہ لڑکی چھ بچوں کے بعد پیدا ہوئی ہے۔

احباب جماعت اور بزرگان سلسلہ کی خدمت میں عاجزانہ درخواست ہے کہ ان سبھوں کے واسطے دعا فرمائیں۔ طالب دعا احقر فضل الرحمٰن عفی عنہ

قائم مقام امیر اڑیسہ